فیوضات العرفاء

مختصر حالات

و

شجرۃ الاتقیاء

سلسلہ عالیہ قادریہ قدرتیہ

اشاعت۔ حسب الحکم

جانشین وسجادہ نشین پیر طریقت حضرت سید شاہ قدرت اللہ قادریؒ

پیر طریقت حضرت سید دستگیر علی شاہ قادری صاحب قبلہ مدظلہ

مؤلف

صوفی محمد اسماعیل قادری چشتی ملتانی شطاری

حیدر آبا
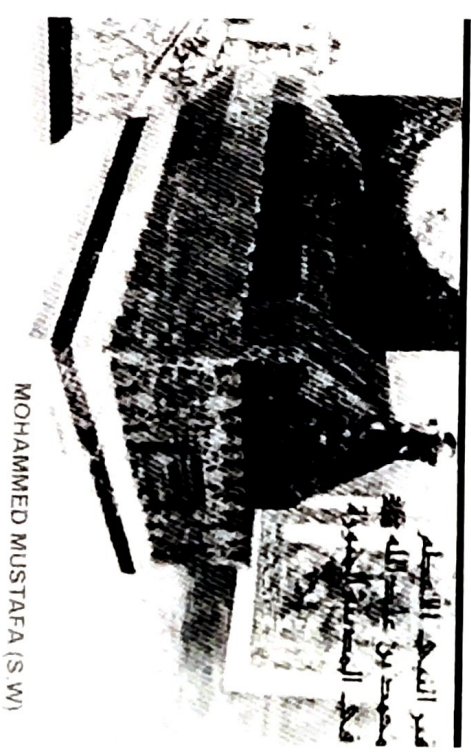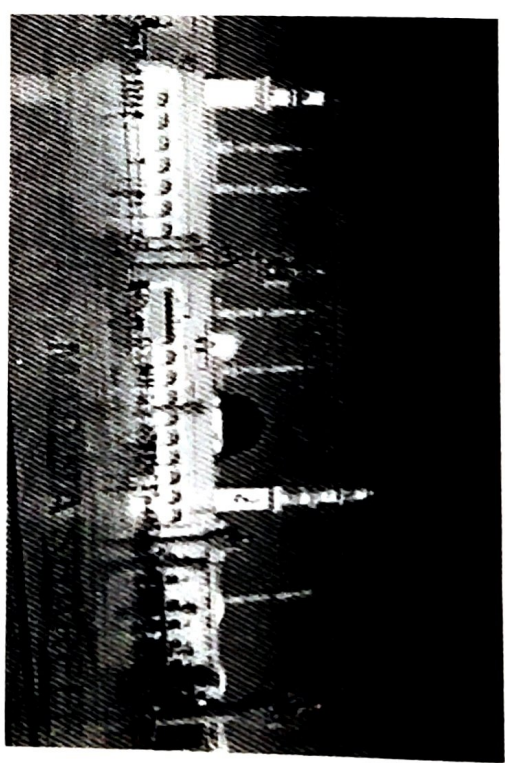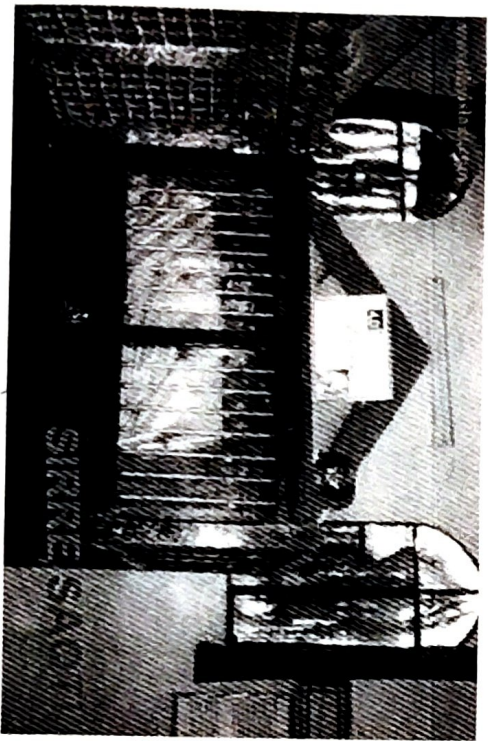
MOHAMMED MUSTAFA (S.W)

شجرہ عالیہ قادریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت راز ونیاز سید المرسلین شفیع المذنبین، خاتم النبیین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ رسول خدا، سرور انبیاء، شافع روز جزاء، صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت راز ونیاز امام المشارق والمغارب صاحب المناقب والمراتب اسد اللہ الغالب امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت امیر المومنین سیدنا امام حسن مجتبیٰ صلوات الہ علی جدہ وابویہ وعلیہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت سیدنا حسن المثنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت سیدنا امام عبداللہ المحض رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت سیدنا امام موسیٰ الجون رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت سیدنا امام عبداللہ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت سیدنا امام موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت سیدنا امام عبداللہ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت سیدنا امام موسیٰ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت سیدنا داؤد سیف اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت سیدنا امام یحیٰی زاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت سیدنا امام عبداللہ الجیلی رضی اللہ تعالیٰ ع

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدنا امام ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدنا امام الاولیاء سلطان الاصفیاء غوث الثقلین قطب الاقطاب غوث الاعظم وارث الامم امامالطریقۃ القادریہ غوث صمدانی قطب ربانی محبوب سبحانی شمس العارفین قطب العاشقین میراں محی الدین شیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدنا ابو بکر تاج الدین سید عبد الرزاق حسنی و حسینی قادری قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدنا عماد الدین حضرت سیدنا ابو صالح نصر قادری حسنی و حسینی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدنا شہاب الدین احمد محی الدین ابو نصر محمد قادری حسنی و حسینی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدنا ظہور الدین ابی سعود محمد صنو احمد قادری حسنی و حسینی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدنا میراں سیف الدین ابو الحسن حافظ احسن الدینابوز کریا یحیٰ قادری حسنی و حسینی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حاجی الحرمین حضرت سیدنا رکن الدین یوسف محمد قادری حسنی و حسینی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدنا یونس شرف جہاں قادری حسنی و حسینی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت میراں سیدنا عبدالرحمٰن اشرف جہانگیر المعروف خلیفۃ الرحمٰن قادری حسنی و حسینی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت میراں سیدیونس قادری المعروف لُلّے پیر قادری حسنی و حسینی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت میراں سیدشاہ شمس بہاء الدین عارف باللہ المعروف بہ شبلی سہاگ قادری حسنی و حسینی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت میراں سیدشاہ عبدالقادر یوسف ثانی قادری حسنی و حسینی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت میراں سیدشاہ بدرالدین بدر عالم حبیب اللہ قادری حسنی و حسینی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت میراں سیدشاہ ابوالحسن علی قادری حسنی و حسینی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت میراں سیدشاہ ابوصالح قادری حسنی و حسینی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت میراں سیدشاہ محمد قادری حسنی و حسینی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت میراں سیدشاہ علی اکبر قادری حسنی و حسینی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت میراں سیدشاہ صالح جنوبی قادری حسنی و حسینی قدس اللہ سرہٗ

الہی بحرمت رازونیاز حضرت سیدنا یونس شرف جہاں قادری حسنی وحسینی قدس اللہ سرہٗ

الہی بحرمت رازونیاز حضرت میراں سید شاہ غلام محی الدین قادری حسنی و حسینی قدس اللہ سرہٗ

الہی بحرمت رازونیاز حضرت میراں سید شاہ لعل قادری حسنی و حسینی قدس اللہ سرہٗ

الہی بحرمت رازونیاز حضرت میراں سید شاہ قطب الدین قادری حسنی و حسینی قدس اللہ سرہٗ

الہی بحرمت رازونیاز حضرت میراں سید شاہ علی حسین قادری حسنی و حسینی قدس اللہ سرہٗ

الہی بحرمت رازونیاز حضرت میراں سید شاہ علی بادشاہ قادری حسنی و حسینی قدس اللہ سرہٗ

الہی بحرمت رازونیاز حضرت میراں سید شاہ حبیب جیلانی حیدر وصفدر قادری حسنی و حسینی قدس اللہ سرہٗ

الہی بحرمت رازونیاز حضرت میراں سید شاہ غلامحی الدین ثانی قادری حسنی و حسینی قدس اللہ سرہٗ

الہی بحرمت رازونیاز حضرت میراں سید شاہ غلام غوث قادری حسنی و حسینی قدس اللہ سرہٗ

الہی بحرمت رازونیاز او تادزمانی حضرت میراں سید شاہ قدرت اللہ قادری حسنی و حسینی قدس اللہ سرہٗ

الہی بحرمت رازونیاز جمیع حضرات قادریہ وخرقہ خلافۃ الخلفائیہ والاجدا دیہو بعجز وانکسار فقیر سید شاہ دستگیر علی قادری حسنی و حسینی عفی اللہ عنہ ذوالمنن ۔

ارادت مند سعادت پیوند.................ابن / بنت ....زاداللہ

عشقہ وذوقہ وحفظ ایمانہ ۔بہ منازل ومراتبموصوفین برسار

ودریوم النشوربظل لواءِ الحمد محصور گرداںاٰمین یارب العٰلمین

اللھم اخلصنامن اھل التقلیدواجعلنامن اھل التحقیقوانتولی التو فیق

برحمتک یاارحم الرحمین۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذِکرِ اَسمآءِ السَّیِّدِ الشَّیخ

عَبدُ القَادِرِ الجِیلَانِی قَدَّسَ سِرَّہٗ

سَیِّد مُحیِ الدِّین اَمرُ اللّٰہِ

شَیخ مُحیِ الدِّین فَضلُ اللّٰہِ

اَولِیآءُ مُحیِ الدِّین اَمَانُ اللّٰہِ

مِسکِین مُحیِ الدِّین نُورُ اللّٰہِ

غَوث مُحیِ الدِّین قُطبُ اللّٰہِ

سُلطَانُ مُحیِ الدِّین سَیفُ اللّٰہِ

خَواجہ مُحیِ الدِّین فَرمَانِ اللّٰہِ

مَخدُوم مُحیِ الدِّین بُرھَانُ اللّٰہِ

دُروِیش مُحیِ الدِّین اٰیَۃ اللّٰہِ

بَادشَاہ مُحیِ الدِّین غَوثُ اللّٰہِ

فَقِیرُ مُحیِ الدِّین مُشَاھِدُ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ ثَبِّت اَقدَامَنَا عَلٰی ھٰذِ الطَّرِیقَۃِ القَادِرِیَّۃ

اٰمِین یَا رَبَّ العٰلَمِین ٥

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت محمد صلی اللہ علیہ ؤالہ وسلم

میلاد مبارک: ۱۲؍ربیع النور عام الفیل بروز دوشنبہ

مطابق: ۲۰؍اپریل ۵۷۱ء

وصال: ۱۲؍ربیع النور ۱۱ھ م ۶۳۲ء

آقائے دوعالم تاجدار مدینہ خاتم النبیین سید المرسلین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت بارہ (۱۲) ربیع النور صبح صادق کیوقت قبل طلوع آفتاب ہوئی۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرتہ بی بی آمنہ فرماتی ہیں کہ حق تعالیٰ نے میری آنکھوں سے پردہ اٹھادیایہاں تک کہ مجھے مشارق ومغارب نظر آگئے اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ تین علم ہیں ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک خانہ کعبہ کے اوپر نصب ہے، اسک بعد سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ ؤالہ وسلم کی ولادت بابرکت ہوئی آپ کے دونوں انگشت ہائے مسبحہ آسمان کی جانب بلند تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تضرع کی مانند گریہ کناں تھیں۔

آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ ،والدہ ماجدہ حضرتہ بی بی آمنہ اور دادا حضرت عبدالمطلب ہیں۔

منقول ہے کہ حضرت عبدالمطلب نے شب ولادت خانہ کعبہ کو

بوقت نصف شب دیکھا کہ مقام ابراہیم کی جانب سجدہ کی کیفیت میں جھکا ہوا ہے اور اس سے صدائے اللہ اکبر اللہ اکبر آرہی ہے، بوقت میلاد مبارک ایک بڑا معجزہ یہ تھا کہ کسری کا محل لرزاٹھااور متزلزل ہو گیا ، اسکے چودہ (۱۴) کنگورے گر پڑے، دریائے سادہ خشک ہو گیا، اسکا پانی زمین چلا گیا اور نالہ جاری ہو گیا جسے وادی سماوہ کہتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ ﷺ و سلم کی پوری حیات ظاہری معجزات سے پُر ہے بلکہ یہ کہنا بے محل نہ ہو گا کہ ہر نبی معجزہ لے کر آئے اور ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ ﷺ وسلم معجزہ بن کر آئے۔

آپ صلی اللہ علیہ ﷺ وسلم ۱۲؍ربیع النور ۱۱ھ م ۶۳۲ء بروز دوشنبہ بوقت سحر پردہ فرمائے، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت قشم رضی اللہ عنہ نے قدوم اقدس کی جانب سے سپرد قبر انوار کیا۔ آخر میں حضرت قشم رضی اللہ عنہ قبر انور سے باہر آئے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے لبہائے مبارک کو متحرک پاتا تو اپنے کان دہن مبارک کے قریب کیا تو کیا سنتا ہوں کہ رب امتی امتی زبان مبارک پر جاری ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ ﷺ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆

آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ ،والدہ ماجدہ حضرتہ بی بی آمنہ اور دادا حضرت عبدالمطلب ہیں۔

منقول ہے کہ حضرت عبدالمطلب نے شب ولادت خانہ کعبہ کو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت علی کرم اللہ وجہ رضی اللہ عنہ

ولادت: ۱۳؍رجب المرجب ۳۰ عام الفیل ۶۰۰ء

شہادت: ۲۱؍رمضان المبارک ۴۰ھ

حضرت علی کرم اللہ وجہ رضی اللہ عنہ کی ولادت مبارک ۱۳؍رجب عام الفیل کے تیسویں (۳۰) سال ۶۰۰ء میں خانہ کعبہ میں ہوئی، آپ رضی اللہ عنہ کو اسد اللہ الغالب ،شیر خدا، مولائے کائنات، مشکل کشا، خیبر شکن حیدر کرار، امام المشارق والمغارب جیسے مہتم بالشان ناموں سے بھی جانا جاتا ہے، آپؓ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھوٹے چچازاد برادر تھے، حضرت علیؓ کی ولادت پر آقائے مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت زیادہ مسرور ہوئے اور آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو گود لے لیا تھا، اپنے بستر پر آپؓ کو سلاتے ، اپنے سینے سے لگاتے، جسم اقدس مس کرتے ، اپنی خوشبو سنگھاتے ، غذا کو خود چباتے پھر اس کے لقمے حضرت علیؓ کو کھلاتے تھے۔

آپؓ کی عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ خود سرکار دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے متعلق بے شمار فضائل بیان فرمائے، خصوصاً یہ تذکرہ بے موقع نہ ہوگا کہ کہیں آپ نے فرمایا کہ علیؓ مجھ

سے اور میں علیؓ سے ہوں تو کہیں یہ فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں علی اس کے دروازے ہیں، شاہ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی سب سے زیادہ چہیتی صاحبزادی شہزادی کونین خاتون جنت حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا عقد حضرت علیؓ کے ساتھ فرمایا۔

آپؓ بہت زیادہ بہادر اور باہمت تھے، آپ چوتھے خلیفۂ راشد تھے۔ آپؓ کو اپنے دور خلافت میں بہت زیادہ مسائل ومصائب کا سامنا رہا لیکن آپؓ بہت ہی صبر وتحمل اور تدبر کے ساتھ منصب خلافت کو سنبھالا۔ ۱۹؍ رمضان المبارک ۴۰ھ کی صبح بوقت نماز عبدالرحمٰن بن بلجم مرادی نے زہر آلود تلوار سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر مبارک کو زخمی کر دیا اس زخمی حملہ کی وجہ سے ۲۱؍ رمضان المبارک ۴۰ھ بوقت صبح آپؓ شہادت ہوئی۔ امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما نے بعد تجہیز وتکفین بیرون کوفہ نجف میں سپرد لحد کیا، آج بھی لاکھوں زائرین آپؓ کے مبارک روضہ کی زیارت کے ذریعہ فیوضات وبرکات حاصل کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مولائے کائناتؓ کی محبت ہمارے سینوں میں ہمیشہ قائم رکھے۔ آمین

کش ہو گئے اور بقیہ عمر اپنے نانا حضرت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ منورہ کی خدمت کرنے میں گذاری، آپ کو آپ کی زوجہ جعدہ نے زہر دے کر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فیوضات العرفاء
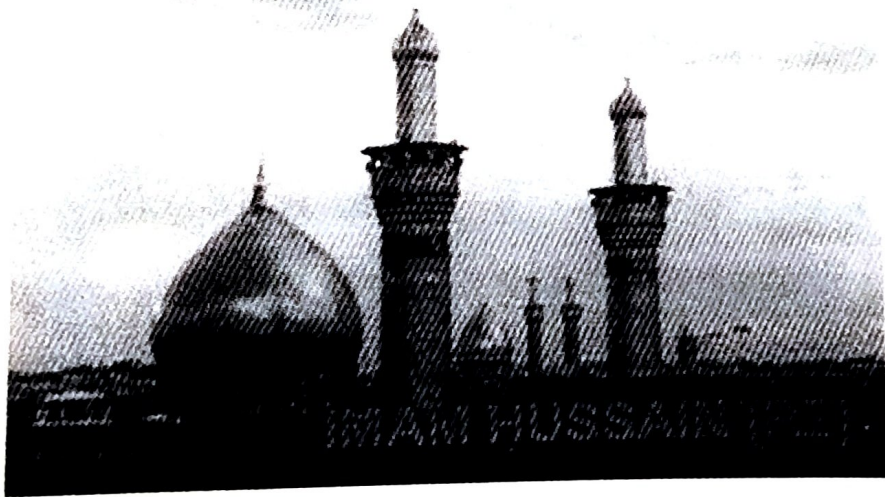
(1) حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام:

حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بڑے صاحبزادے ہیں، ولادت باسعادت 15/رمضان المبارک 3ھ بمقام مدینہ منورہ میں ہوئی، اپنے والد ماجد حضرت سیدنا علیؓ کی شہادت کے بعد 40ھ میں مسند خلافت اسلامی پر جلوہ افروز ہوئے، چھ مہینہ تک منصب خلافت کو زینت بخشا، اس مختصر مدت میں خلافت کے فرائض کو نہایت بحسن خوبی، عدل وانصاف سے انجام دیا اور ربیع الاول 41ھ کو حضرت امیر معاویہؓ کو نائب بنا کر خود منصب خلافت سے کنارہ

کش ہو گئے اور بقیہ عمر اپنے نانا حضرت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ منورہ کی خدمت کرنے میں گذاری، آپ کو آپ کی زوجہ جعدہ نے زہرہ دے کر شہید کیا، آپ کا وصال 11/ربیع الاول 50ھ بمقام مدینہ منورہ میں ہوا اور آپ کے جسد خاکی کو جنت البقیع میں سپرد خاک کیا گیا، وصال کے وقت آپ کی عمر مبارک 47/سال تھی۔
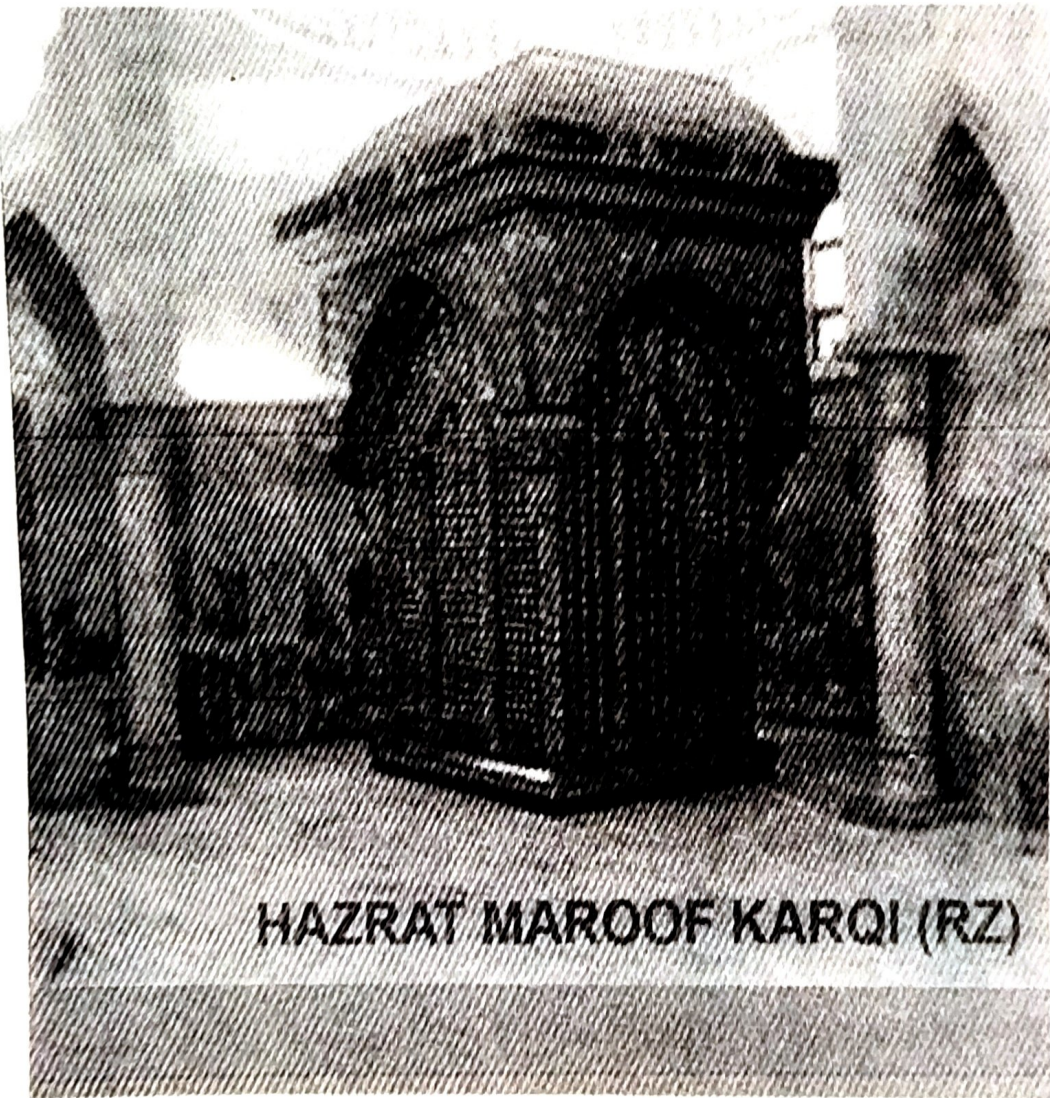
HAZRAT MAROOF KARQI (RZ)

(2) حضرت سیدنا امام حسن المثنی رضی اللہ عنہ:

آپ حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں 29ھ میں مدینہ منورہ میں آپ کی ولادت ہوئی، آپ 35 سال تک امامت کے فرائض انجام دئے، آپ کا نکاح اپنے چچا سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی بی بی فاطمہ صغریٰ رضی اللہ عنہا سے ہوا جن کے بطن مبارک سے تین فرزند تولد ہوئے جن کے نام (1) حضرت عبداللہ محض رضی اللہ عنہ (2) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ (3) حضرت حسن مثلث رضی اللہ عنہ ،حضرت امام حسن المثنی رضی اللہ عنہ 55 برس تک باحیات رہے اور 94ھ میں آپ وصال فرمائے۔

(3) حضرت عبد اللہ محض رضی اللہ عنہ:

آپ حضرت امام حسن المثنیٰ کے صاحبزدے ہیں واقع کربلا کے ڈیڑھ سال بعد مکہ معظّمہ میں پیدا ہوئے، آپ کے چھ فرزندان تھے (1) محمد نفس زکیہ (2) ابراہیم (3) حضرت موسیٰ الجون (4) یحیٰ (5) سلیمان (6) ادریس (رضی اللہ عنہم) آپ کا وصال اقدس 75ھ میں بسبب عبد اللہ دمشقی کے زہر دینے سے ہوئی اور آپ کی قبر مبارک مدینہ منورہ میں جنت البقیع میں ہے۔
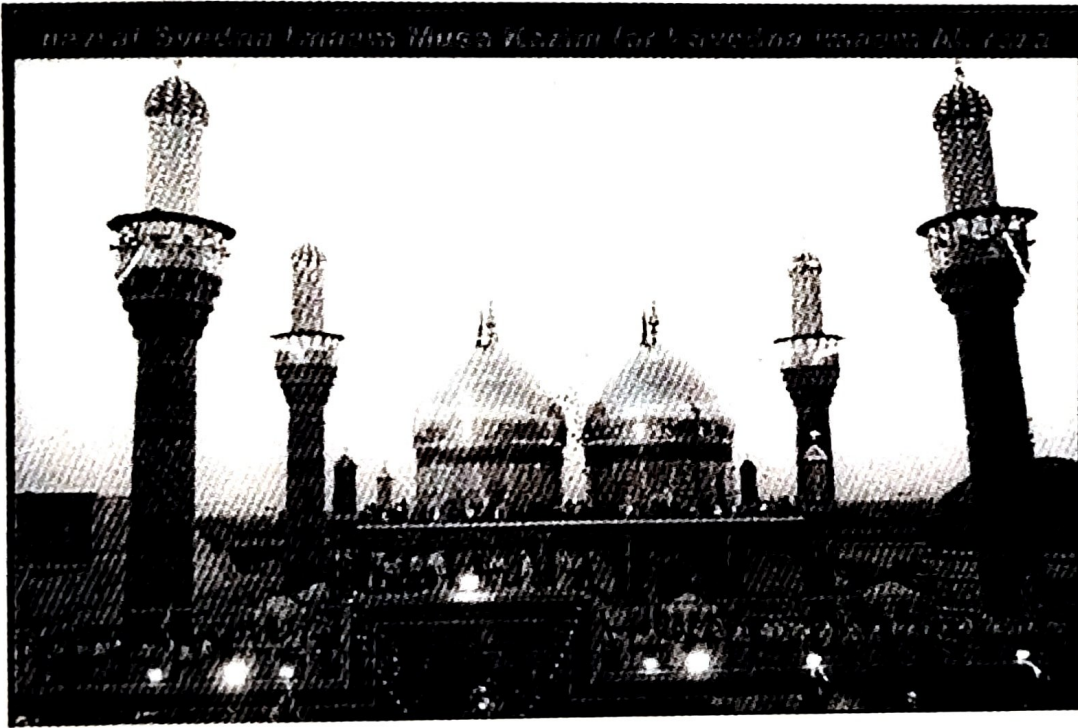
(4) حضرت امام موسی الجون رضی اللہ عنہ:

آپ کی ولادت 4 / رمضان المبارک کو ہوئی زوجہ مبارکہ آپ کی حضرتہ ام کلثوم دختر نیک حضرت قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھیں، جب آپ کی عمر شریف پچاس برس دو ماہ سات روز تھی آپ تپ محرقہ

کیوجہ وصال کر گئے بعضوں روایتوں میں آپکا مزار اقدس جنت البقیع میں لکھا اور
سن 185ھ بتایا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ کی مرقد شریف جبل ثور میں
یعنی ثور کی پہاڑی میں ہے۔
آپ کثیر الاولاد تھے جن میں حضرت سیدنا غوث اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ کے
جد امجد کا نام حضرت سیدنا امام عبداللہ ثانی المعروف ابی محمد امام عبداللہ رضی اللہ
عنہ ہیں۔

(5) حضرت محمد امام سید امام عبداللہ الحسنی رضی اللہ عنہ:

حضرت سید نا امام عبداللہ الحسنی حضرت سید موسیٰ الجون کے
صاجزادے ہیں آپ کی ولادت باسعادت کعبۃ اللہ شریف میں بروز دوشنبہ ماہ
ربیع الثانی میں ہوئی تاریخ لطائف قادریہ آپ کی ولادت پندرہ رجب جمعہ کے
دن ہوئی اور 36 برس کی عمر میں اتوار کے روز اکیس رجب کو بسبب خلفائے
عباسی کیجانب سے زہر خورانی کی وجہ سے آپ کا وصال ہوا۔
ترریخ الحسنیہ میں ہے کہ آپ کی وفات 203ھ میں مامون رشید کے
دور خلافت میں ہوئی خلیفہ مامون رشید وخلیفہ حضرت عبداللہ بن سید موسیٰ الجون
کو اپنا جانشین وولی عہد بنانا چاہا مگر آپ نے صاف انکار کر دیا اور بغداد سے نکل
کر ایک چھوٹے دیہات میں جسکا نام بادیہ تھا سکونت اختیار فرمایا اور وہیں وصال
فرمایا۔

(4) حضرت امام موسی الجون رضی اللہ عنہ:

آپ کی ولادت 4/ رمضان المبارک کو ہوئی زوجہ مبارکہ آپ کی حضرتہ ام کلثوم دختر نیک حضرت قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھیں، جب آپ کی عمر شریف پچاس برس دو ماہ سات روز تھی آپ تپ محرقہ

(6) حضرت ابی الفیض امام سید موسیٰ ثانی الحسنی رضی اللہ عنہ:

آپ کی کنیت ابی الفیض لقب کریم الدین اور اسم مبارک موسیٰ ثانی تھا لطائف قادریہ میں لکھا ہے کہ آپ کو خلیفہ عباسی معتزم باللہ کے دور خلافت میں 256ھ میں شہید کیا گیا، آپ کو جملہ 18 فرزندان تھے جن میں سے گیارہ فرزندان کو کوئی صاحبزادے وصاحبزدی نہیں تھے، اور سات صاحبزدوں سے اولاد کا سلسلہ جاری رہا، جن کے اسماء گرامی حسب ذیل ہے ،حضرت ادریس ،حضرت یحی ، حضرت صالح، حضرت حسن ،حضرت علی ،حضرت محمد اکبر ابی عبد الرحمٰن، حضرت سید داؤد الامیر رضی اللہ عنہم۔

حضرت ابی عبد الرحمٰن امام سید داؤد الامیر الحسنی رضی اللہ عنہ:

آپ حضرت سید موسیٰ ثانی رضی اللہ عنہ کے سب سے چھوٹے صاحبزدے ہیں، آپ کی کنیت ابی عبد الرحمٰن اور لقب ہاشم اور اسم مبارک سید داؤد الامیر تھا، آپ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور 63 برس کی عمر میں 20/ رمضان المبارک کو حالت مرض میں وصال ہوا۔ آپ کا وصال مبارک 230ھ میں دور حکومت خلیفہ منتصر باللہ عباسی کے ہوا آپ کثیر الاولاد تھے، صاحب روضۃ الشہید نے آپ کو ساتویں امام سید داؤد الامیر لکھا ہے۔

(8) حضرت امام سید محمد حسنی بن امام سید داؤد الامیر رضی اللہ عنہ:

آپ کی ولادت روز جمعہ 27/ربیع الثانی بمقام دمشق میں پیدا ہوئے ۴۴/سال تین مہینے کی عمر میں جمعرات کے روز ۱۷/رجب ۲۶۰ھ میں عمر دمشقی نامی مشقی شخص نے زہر دیکر شہید کروادیا، آپ کو دو فرزند (۱) حضرت یحیٰ زاہد (۲) قطب الدین تھے۔

(۹) حضرت امام سید یحیٰ زاہد بن امام سید محمد رضی اللہ عنہ:

آپ کا نام یحیٰ زاہد کنیت ابی نجم لقب محی الدین اور مسلم تھا آپ حنفی مسلک کے مشرب تھے اور وطن کوفہ تھا، آپ ۱۴/شوال کو پید ہوئے اور ۱۱/جمادی الاول کو ۵۲/برس میں گرم بیماری کی وجہ سے آپ کا وصال ہوا، اور جیلان میں دفن ہوئے آپ کا سن ولادت ۳۲۶ھ ہے تاریخ الحسنیہ میں آپ کے چار صاجبزادے تھے لکھا ہے (۱) حضرت عبداللہ الجیلی (۲) یحیٰ ثانی (۳) محمد (۴) عبدالرشید

(۱۰) حضرت سید عبداللہ الجیلی رضی اللہ عنہ:

آپ کی کنیت ابی یحیٰ لقب عفیف الدین اور اسم گرامی امام سید عبداللہ الجیلی تھا، آپ حنبلی مذہب کے پیرو تھے، جیل میں رہتے تھے مدینہ منورہ

میں تولد ہوئے یہی عباس کے خروج کی وجہ موضع جیل میں رہنے لگے، جیل ایک چھوٹا سا دیہات ہے جو بغداد کے قریب دریائے دجلہ کے کنارے واقع ہے، معتبر روایت سے ہے کہ آپ اتوار کے روز یکم ذیقعدہ کو تولد ہوئے اور وفات آپ کی ۱۹ر شعبان ۴۳۵ھ کو بہ حکومت خلیفہ مقتدر باللہ عباسی کے ہوا، مرقد مبارک موضع جیلان سے کچھ فاصلہ پر واقع ہے دوسری روایت میں ہے کہ آپ کا مزار جیل کے پہاڑ پر ہے، آپ کو تین دختران اور ایک فرزند حضرت ابو صالح موسی جنگی دوست رضی اللہ عنہ تھے،

(۱۱) حضرت ابی صالح موسی جنگی دوست رضی اللہ عنہ:

آپ کی کنیت ابی صالح اور لقب نور الدین اور جنگی دوست تھا، آپ کی والدہ کا نام ام سلمٰی بنت محمد بن طلحہ ابن عبداللہ بن عبد الرحمٰن بن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ تھا، آپ کی پیدائش ۱۵ر ربیع الثانی کو ہوئی اور وصال اقدس ۱۱ر ربیع الثانی ایک روایت کے مطابق ۷ر رجب ۴۸۲ھ کو بمقام جیلان ہوئی اور آپ جیلان ہی میں مدفون ہوئے، آپ کو حاکم ایران نے اسود کھجور میں زہر دیا جس کی وجہ سے آپ کا وصال ہوا آپ کو دو صاحبزادے (۱) ابی احمد عبداللہ (۲) حضرت ابی محمد عبد القادر جیلانیؒ اور دو دختران ام نصیبہ اور ام عائیشہ تھیں۔
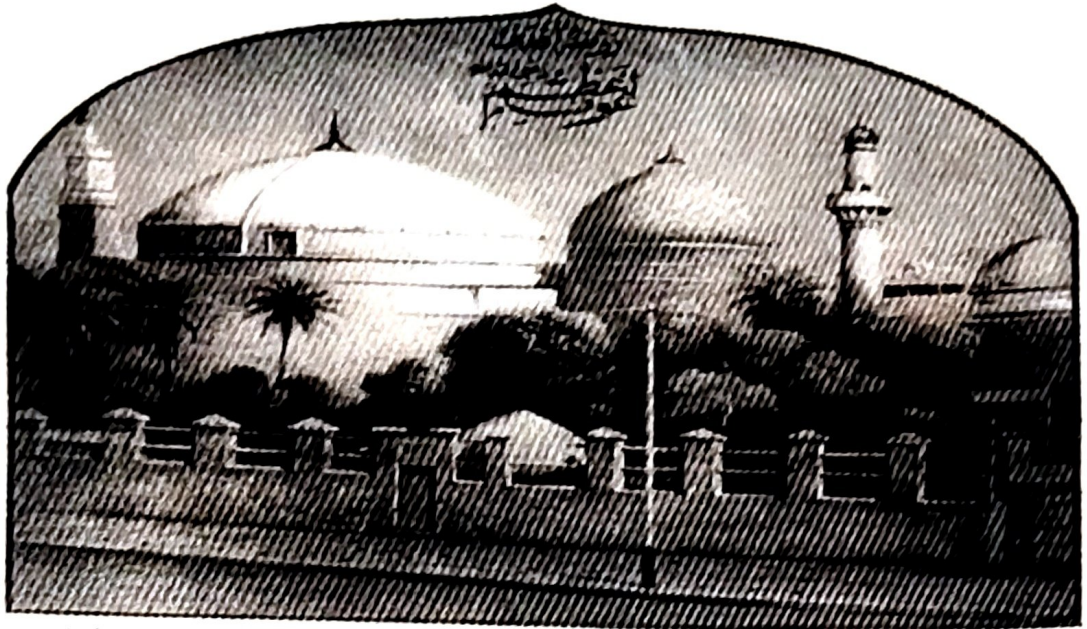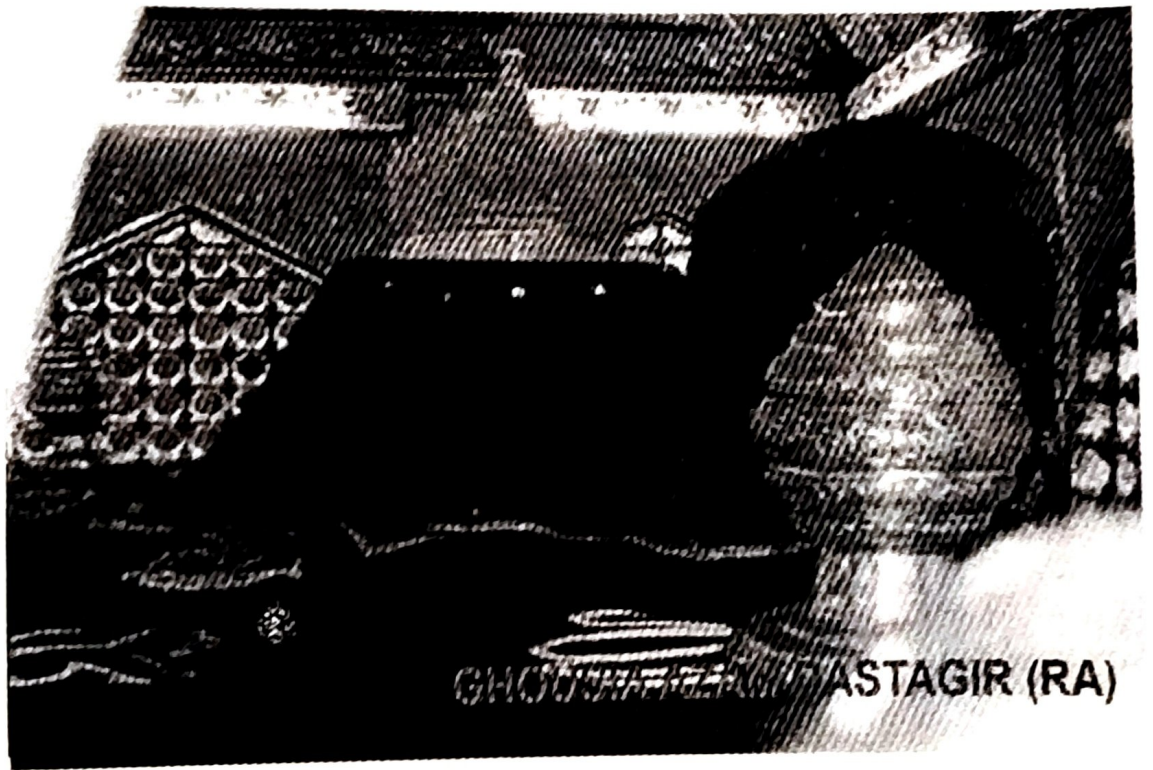
(۱۲) حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ عنہ:

آپ حضرت ابی صالح موسی جنگی دوست کے صاحبزادے ہیں آپ کی ولادت باسعادت بعض مورخین کے نزدیک یکم رمضان المبارک ۴۷۰ھ اور

عائیشہ تھیں۔

بعض کہتے ہیں کہ ۱۱/ربیع الثانی ۴۷۱ھ کو بمقام جیلان میں ہوئی آپ کی والدہ کا نام ام الخیر فاطمہ بنت ابی عطاء تھا، حضرت سیدنا غوث الاعظم دستگیرؒ اپنے والد بزرگوار کی طرف سے حسنی سید (سلسلہ پدری اوپر بیان کیا گیا ہے) اور والدہ ماجدہ کی طرف سے حسینی سید تھے، والدہ ماجدہ کا سلسلہ نسب اس طرح ہ حضرتہ بی بی سید فاطمہ بنت ابی عطا سید عبداللہ صومعی بن سید ابو جمال سید محمد بن سید ابی محمود سید طاہر بن ابی عطا سید عبداللہ بن ابی کمال سید عیسیٰ بن ابی علاء الدین سید محمد بن ابی الفضل سید علی العریض بن حضرت سیدنا امام جعفر صادق بن حضرت سیدنا امام محمد باقر بن حضرت امام سیدنا امام زین العابدین بن سید الشہداء حضرت سیدنا امام حسین بن حضرت سیدنا امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم۔

حضرت سیدنا غوث الاعظمؒ کا لقب محی الدین تھا یعنی دین کو زندہ کرنے والا۔

آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہے کہ غوث الثقلین کی تربیت خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلاواسطہ تھی لیکن آپ کے پیر خرقہ حضرت شیخ ابو سعید ابو الخیر مخزومیؒ اور پیر صحبت حضرت شیخ حماد دباسؒ تھے۔

حضرت خضرعہ کی بھی صحبت رہی، آپ حنبلی المذہب تھے اور فتوے مطابق مذہب حنبلی وشافعی دیا کرتے تھے آپ فرماتے ہیں کہ اوائل جوانی میں جب میری آنکھوں پر نیند زیادہ غالب تھی تو میں نے آواز سنی کہ آپ اے عبدالقادر میں نے تجھے سونے کے لئے پیدا نہیں کیا ہے جب میں مدرسہ جایا کرتا تھا تو فرشتوں

(۱۲) حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ عنہ:

آپ حضرت ابی صالح موسیٰ جنگی دوست کے صاحبزادے ہیں آپ کی ولادت باسعادت بعض مورخین کے نزدیک یکم رمضان المبارک ۴۷۰ھ اور

کی آواز سنا کرتا تھا کہ اٹھو اور اللہ کے ولی کے لئے جگہ دو، یہ بھی آپ فرمایا جب میں جیلان سے بغدا آیا تو میں جوان سوال تھا سن ۴۸۸ھ میں جبکہ آپ کی عمر مبارک ۱۸ر سال کی تھی آپ بغداد میں تشریف لائے اور اس وقت کے شیوخ، آئمہ، بزرگان دین اور محدثین کی خدمت کا قصد فرمایا اول قرآن کریم کو روایت اور تجوید و قراءت کے اسرار و رموز کے ساتھ حاصل کیا اور زمانہ کے بڑے محدثین اور اہل فضل و کمال و مستند علماء کرام سے سماع حدیث فرما کر علوم کی تحصیل فرمائی، آپ تمام اصولی، فروعی، مذہبی اور سالامی، اختلافی علوم میں علمائے بغداد سے ہی نہیں بلکہ تمام ممالک اسلامیہ کے علماء سے سبقت لے گئے اور آپ کو تمام علماء پر فوقیت حاصل ہو گئی اور سب نے آپ کو اپنا مرجع بنالیا۔

مشہور ہے کہ آپ تمام علمائے عراق کے مرجع بلکہ تمام دینا کہ طالبان علم کے مرکز تھے، بڑے سے بڑے تبحر عالم کو آپ کے خلاف ذرا سا بھی لکھنے یا کہنے کی مجال نہ تھی مشائخ عصر میں سے کسی میں شدت ریاضت میں آپ کی برابری کرنے کی ہمت نہیں تھی، آپ فرماتے ہیں ایک مرتبہ ۲۵ر برس تک دنیا سے قطع تعلق کر کے میں عراق کے صحراوں اور ویرانوں میں اس طرح گشت کرتا رہا کہ نہ میں کسی کو پہنچانتا تھا اور نہ مجھے کوئی، رجال الغیب اور جنات کی میرے پاس آمدورفت تھی، اور میں انہیں راہ حق کی تعلیم دیا کرتا تھا۔

آپ فرماتے ہیں کہ ۴۰ر سال تک میں نے فجر کی نماز عشاء کے وضو سے ادا کی ہے، اور پندرہ سال تک یہ حال رہا کہ نماز عشا کے بعد قرآن مجید اس

طرح شروع کرتا کہ ایک پاؤں پر کھڑ ہو جاتا اور ایک ہاتھ سے دیوار کی میخ پکڑلیتا، تمام شب اسی حالت میں رہتا حتی کہ صبح کے وقت قرآن مجید ختم کر دیتا، تین دن سے چالیس دن تک بسااوقات ایسا ہو تا کہ نہ کھانے پینے کو کچھ ملا نہ سونے کو ملا۔

روایت ہے کہ آپ کی مجلس وعظ میں چار سو اشخاص قلم دوات لیکر بیٹھتے اور جو کچھ سنتے اس کو لکھتے رہتے آپ نے فرمایا شروع زمانہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ مجھے وعظ کہنے کا حکم فرما رہے ہیں اور میرے منہ میں انہوں نے اپنا لعاب دہن ڈالا، بس میرے لئے ابواب سخن کھل گئے۔

مشائخ سے منقول ہے کہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ جب وعظ کے لئے منبر پر بیٹھ کر الحمد للہ کہتے تو روئے زمین کا ہر غائب وحاضر ولی خاموش ہو جاتا اسی وجہ سے آپ یہ کلمہ مکرر کہتے اور اس درمیان کچھ سکوت فرماتے بس اولیاء اور ملائکہ کا آپ کی مجلس میں ہجوم ہو جاتا، جتنے لوگ آپ کی مجلس میں نظر آتے ان سے کہیں زیادہ ایسے حاضرین ہوتے جو نظر نہیں آتے، ایک اور روایت میں ہے کہ جب آپ منبر پر تشریف لاتے تو مختلف علوم بیان فرماتے کبھی اثنائے وعظ میں فرماتے کہ قال ختم ہوا، اور اب ہم حال کی طرف مائل ہوئے یہ کہتے ہی لوگوں میں اضطراب وجد اور حال کی کیفیت طاری ہو جاتی کوئی کپڑے پھاڑ جنگل کی راہ لیتا اور کوئی بیہوش ہو کر اپنی جان دیدیتا، بسااوقات آپ کی مجلس سے شوق،

میرا رب ہے، اور کرجو کچھ تو چاہتا ہے کیونکہ میرا نام بہت بڑا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ جب بھی اللہ سے کوئی چیز مانگو تو میرے وسیلہ

ہیبت، تصرف عظمت اور جلال کے باعث کئی کئی جنازے نکلتے۔

مشہور ہے کہ آپ کی مجلس وعظ میں تمام اولیاء انبیاء جو زندہ تھے وہ اپنے جسموں کے ساتھ اور جو زندہ نہیں تھے وہ اپنی روحوں کے ساتھ موجود ہوتے تھے اسی طرح آپ کی تربیت و تائید کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تجلی فرماتے تھے اکثر اوقات حضرت خضرعہ بھی آپ کی مجلس میں آتے اور آپ کی جس ولی سے ملاقات ہو تو وہ اسے آپ کی مجلس میں حاضر باشی کی نصیحت فرماتے اور فرمایا کرتے تھے کہ جو اپنی کامیابی چاہتا ہے اسے اس مجلس میں ہمیشہ رہنا چاہئے۔

روایت ہے کہ حضرت شیخ غوث الاعظمؒ اپنے مرض الموت میں فرماتے تھے کہ میرے اور تمہارے درمیان کوئی نسبت نہیں میرے اور مخلوق کے درمیان زمین و آسمان کا سا فرق ہے مجھے کسی کو مجھ پر قیاس نہ کرنا، فرماتے تھے کہ میری تخلیق تمام امور سے بالا ہے اور میں لوگوں کی عقل سے ماوراہوں اے زمین کے مشرق و مغرب کے اور اے آسمان کے رہنے والوں !حق تعالیٰ فرماتا ہے: وَاَعۡلَمُ مَالَا تَعۡلَمُوۡنَ۔ میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے میں انمیں سے ہوں جنہیں خدا جانتا ہے تم نہیں جانتے، میں ان میں سے جنہیں خدا جانتا ہے تم نہیں جانتے مجھ سے کہا جاتا ہے کہ، اے عبدالقادر میرے اس حق کی جو تجھ پر ہے تجھے قسم ہے ذرا بات تو کرتا کہ سنی جائے، خدا کی قسم جب تک مجھے حکم نہ ہو نہ کچھ کرتا ہوں نہ کچھ کہتا ہوں، آپ فرماتے ہیں مریدی لاتخف اللہ ربی، افعل ماتشاء فالاسم عالی'' (اے میرے مرید مت ڈر کیونکہ اللہ

اس میں بناوٹ، مغالطہ، اور مبالغہ آرائی نہیں کیونکہ آپ کی ذات اقدس بچپن اور جوانی سے ہی مظہر کرامات ہے، اور نوے سال تک جو آپ کی عمر مبارک

میرا رب ہے، اور کر جو کچھ تو چاہتا ہے کیونکہ میرا نام بہت بڑا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ جب بھی اللہ سے کوئی چیز مانگو تو میرے وسیلہ سے مانگو تا کہ تمہاری مراد پوری ہو اور فرمایا جو کسی مصیبت میں میرے وسیلہ سے امداد چاہے تو اس کی مصیبت دور ہو، اور جو کسی سختی میں میرا نام لیکر پکارے اسے کشادگی حاصل ہو، اور جو میرے وسیلہ سے اللہ کے سامنے اپنی مرادیں پیش کرے تو وہ پوری ہوں گی۔

سلطان الاولیاء آپ فرزند جانشین ائمہ اہل بیت رسول خدا اور سر حلقہ اولیائے کامل تھے اس بناء پر تمام مقامات غوثیت وقطب الاقطاب سے ترقی کر کے مقام محبوبی پر پہنچے، آپ کا ارشاد بھی اسی بناء پر ہے کہ ہر ولی ایک نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے نانا دادا صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر ہوں یعنی جس مقام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قدم اٹھایا میں نے اس مقام پر اپنا دم رکھا بجز مقام نبوت کے کہ آنحضرت خاتم النبیین ہیں یہ کمال مرتبت آپ کو متابعت سرو عالم سے حاصل ہوا۔

دلائل وبراہین منقبت سے ثابت ہے کہ آپ کا ارشاد مبارک قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ ومتقدمین لہ الاول فی عصرہ ذالک الفردتی وقتہ (میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے اور زمانہ کے ولی اللہ پر متقدمین میں سے تھے)

حضرت سیدنا غوث الاعظم دستگیرؓ کی وہ کرامتیں جو ہر وقت ظاہر ہوتی رہتی تھیں ان کا احاطہ وشمار قوت تقریر وتحریر سے باہر ہے اور یقین جانوں کہ

اس میں بناوٹ، مغالطہ، اور مبالغہ آرائی نہیں کیو نکہ آپ کی ذات اقدس بچپن
اور جوانی سے ہی مظہر کرامات ہے، اور نوے سال تک جو آپ کی عمر مبارک
ہے آپ سے ہمیشہ مسلسل کراماتوں کا ظہور ہوا۔

وصال اقدس:

آپ کا وصال مبارک نثر الجواہر فی مناق سید عبدالقادر جیلانیؒ شب شنبہ
۱۷/ ربیع الثانی ۵۶۱ھ کو ہوا۔ بعض تذکرہ نگار ۱۱/ ربیع الثانی تاریخ وصال بیان
کرتے ہیں، بغداد شریف میں آپ کا عرس مبارک ۱۷/ ربیع الثانی ہی کو ہوتا ہے۔

(۱۳) حضرت سیدنا تاج الدین عبدالرزاق قادریؒ:

آپ حضرت سیدنا غوث الاعظم دستگیرؒ کے پانچویں صاحبزادے اور
سلسلہ قادریہ عالیہ کے سرتاج ہیں آپ کی ولادت باسعادت ۵۲۴ھ کو ہوئی
اپنے والد بزرگوار ہی کی تربیت میں رہے پھر مرید و خلافت حاصل فرمائی، بڑے
جید عالم ظاہر و باطن تھے، آپ کے کرامات احوال بے حد ہیں۔

آپ کا وصال مبارک ۶۲۳ھ ۶/ شوال کو ہوا اپنے والد ماجد حضرت
سیدنا غوث الاعظم سے دفن ہوئے..........

(۱۴) حضرت سیدنا عماد الدین ابو صالح نصر قادری:

آپ حضرت سیدنا عبدالرزاق قادریؒ کے صاحبزادے ہیں آپ کی
ولادت ۲۴/ ربیع الثانی ۵۶۴ھ جمعرات کی رات بغداد میں ہوئی، آپ کی والدہ
تاج النساء بنت فضائل بن علی ترینی آپ خلیفہ ظاہر بامر اللہ کے عہد میں

قاضی رہے اس کی وفات کے بعد اس کا بیٹا متصر باللہ خلیفہ ہوا تو آپ نے قضاء
ت سے استعفاء دیکر ۶۲۲ھ کو قاضی بنکر مدینہ منورہ گئے اور ۶۲۳ھ کو مستعفی
ہو گئے، آپ کا وصال ۶۴۰ھ ۲۷/رجب کو ہوا

(۱۵) حضرت سید شہاب الدین احمد محی الدین ابو نصر محمدؒ:

آپ حضرت سیدنا عماد الدین ابو صالح نصر قادریؒ کے صاحبزادے تھے
اپنے پڑدادا حضرت سیدنا غوث الاعظم دستگیر کے ہم شکل تھے غوث الاعظمؒ کے
زمانے میں جو حضرات تھے جنہوں نے حضرت غوث پاکؒ کو دیکھا تھا وہی
بزرگوار آپ میں حضرت غوث الاعظمؒ کی شکل دیکھتے، آپ والد بزرگوار کے
ہی مرید و خلیفہ تھے اور اپنے چچا حضرت سید ابو موسیٰ یحی سے علوم ظاہر و باطن
حاصل کیا، آپ ملک عراق کے مفتی تھے جس پر بھی آپ خفا ہو کر کچھ کہہ
دیتے تو آپ کی خفگی اس کے لئے باعث رحمت بن جاتی تھی لوگ آپ کو غصہ
دلا کر آپ سے سخت سننے کے متمنی رہتے تھے۔

آپ کا وصال مبارک ۱۲/شوال ۶۵۵ھ کو بغداد شریف میں ہوا، مزار
مبارک آپ کی اپنے پڑدادا حضرت غوث الاعظمؒ کے بازو آپ کے مدرسہ ہی میں
واقع ہے، آپ کا وصال کے وقت تاتار خاں بن چنگیز خاں ہلاکو کا آخری دور تھا۔

(۱۶) حضرت سید ظہیر الدین ابی سعود محمد صنو احمدؒ:

آپ حضرت احمد محی الدین ابو نصر محمدؒ کے صاحبزادے ہیں، آپ

مولد اور مسکن بغداد تھا، آپ تمام علوم ظاہری وباطنی اپنے والد بزرگوار سے حاصل کئے مرید وخرقہ خلافت بھی والد ماجد سے ہی ملا، آپ فصاحت اور بلاغت کلام میں مشہور تھے فصحاو بلغاء زمانہ اور فضلائے وقت کو آپ پند و نصیحت فرماتے اور اپنے جد بزرگوار کہ مدرسہ باب الازح میں جمعہ کو وعظ فرماتے اور تبلیغی خطبے دیتے تھے آپ کا وصال مبارک ۲۷/ ربیع الاول ۶۸۶ھ بوجہ شہادت ہوا مرقد مبارک بعض کے نزدیک شام میں اور بعض یمن میں بتلاتے ہیں۔

(۵) حضرت میراں سید سیف الدین ابوالحسن حافظ احسن الدین ابوزکریا یحیٰؒ:

آپ کا نام سید احسن الدین لقب سیف الدین ابوذکریا یحی تھا، آپ ولادت باسعادت بغداد میں ہوئی اپنے والد بزرگوار کے زیر سایہ علوم ظاہری وباطنی تکمیل فرما کر مرید وخلیفہ اپنے والد ماجد کے ہوئے آپ نجف اشرف میں چند سال تک مفتی کے عہدہ پر فائز تھے، بعد استعفاء دیکر موضع حماہ تشریف لا کر مقیم ہوگئے، آپ حماہ پہنچے وہاں کے لوگوں کو بڑی مسرت ہوئی اور ساکنان حماہ نے آپ کی ذات مبارک سے فیوضات وبرکات حاصل کئے۔

حضرت شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب درۃ الکاملہ میں لکھتے ہیں کہ آپ نے قرآن کو دمشق میں حفظ کیا اور دمشق میں ہی علم فقہ کی تکمیل فرمائی حضرت فخر علی بن بخار سے حدیث کی سند حاصل کی بغداد اور اس کی پہاڑوں میں اکثر اہل حدیث چھپے ہوئے رہتے تھے ان سے ملکر حدیثوں کو سنا اور یاد فرمایا۔

آپ کی سخاوت، جود و حشمت اور احسان کے تذکرے مہشور ہیں

غربا و مساکین و یتمی و اقرباء کو سونا اور چاندی سے نواز تے تھے، اعتقاد رکھنے
والے جو بھی نذر و نیاز آپ کے پاس لاتے آپ وہ تمام غریبوں مسکینوں یتیموں
اور اقرباء میں تقسیم کر دیتے، آپ معہ خاندان کے توکل پر بسر اوقات فرماتے
تھے، خاندان کے تمام لوگ مناصحت الاسلام و المسلمین میں مشہور رہے تھے، جو
کوئی آپ کے خاندان کے کسی فرد سے ملتا تو ان کی زبان مبارک سے سوائے
پند و نصیحت کے دوسری کوئی بات سننے نہیں پاتا۔

آپ قاضی بارزی سے جو اس وقت حماہ مسند شریعت پر متمکن تھے انسے
بھی سند حاصل کی شہریار بن ناصر الدین دمشقی لکھتا ہے کہ سیدنا احسن الدین
الملقب سیف الدین ابوزکریا یحیٰ نے اپنے آخری ایام میں وصیت کی تھی کہ
مجھے قاضی بارزی کی قبر میں دفن کرنا، جب وصیت مریدان حضرات نے آپ
کو قاضی بارزی کی قبر ہی میں دفن کیا جو آج تک باب الناعورہ حماہ میں مشہور
ہے، بعض انساب کے تذکروں میں آپ کا مزار نجف میں ہے لکھا ہے۔

اولاد: اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد صالح سے بھی نواز اتھا، آپ کے چار
فرزندان تھے۔ (۱) حضرت حاجی الحرمین سید میراں رکن الدین یوسف
محمد قادری (۲) حضرت سید محمد بغدادی (۳) حضرت سید بہاء الدین نجفی
(۴) حضرت سید شمس الدین محمد ثانیؒ۔

حضرت حاجی الحرمین میراں سید رکن الدین یوسف محمد قادری کا ذکر ہم
آگے کرتے ہیں جو ہمارے سلسلہ طریقت کے بزرگوار ہیں فرزند دوم حضرت سید

محمد بغدادی کی اولاد میں حضرت سید محمد عبد القادر گنج سوائیؒ اور حضرت سیدنا اسمعیل قادری نیلوری ہیں اور تیسرے فرزند حضرت سیدنا بہاء الدین قادری نجفیؒ کی اولاد سے حضرت سیدنا شاہ عبد اللطیف لاابالیؒ (کرنول شریف)
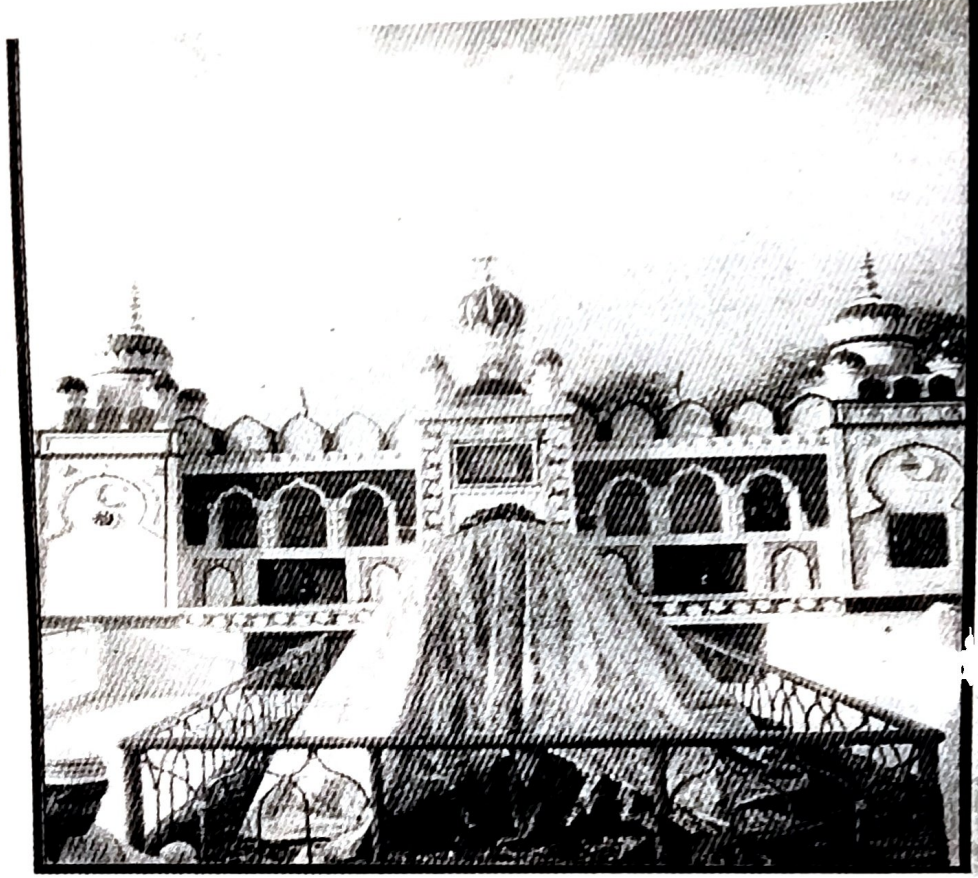
(۱۷) حضرت حاجی الحرمین سیدنا رکن الدین یوسف محمد قادری تولیجی:

آپ حضرت سیدنا احسن الدین ابوزکریا قادری کے بڑے صاحبزادے ہیں اور ساتویں پشت میں پیدا ہوئے، تاریخ اقطاب دکن میں ہے کہ آپ نجف اشرف سے ہندوستان (بہرائچ) ناصر الدین محمود جو سلطان التمش

کا بیٹا تھا اور بہرائچ کا صوبہ دار (گورنر) تھا بہرائچ میں تشریف فرماں ہوئے ، اس

ناصر الدین محمود حضرت کا بہت معتقد تھا اور آپ نے اس کو بادشاہت کی

بشارت دی اس کے دوسرے ہی دن دہلی سے بادشاہ کا خط اس کے نام آیا کہ

فوراً دہلی چلے آؤتا کہ تمہیں بادشاہ بنایا جائے ناصر الدین محمود نے حضرت کی

خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس کو ایک شمشیر اور کلاہ عنایت فرمائی اور دہلی

جانے کی اجازت دی ، ناصر الدین دہلی جا کر حضرت کے بشارت دینے کے

مطابق باپ کے تخت پر جلوہ افروز ہوا اور ہندوستان کا بادشاہ بنا آپ حضرت اس

کے بعد بہرائچ سے کوچ فرما کر دکن گلبر گہ کی جانب تشریف لائے جب

گلبر گہ میں ابھی اسلام کا چراغ روشن نہیں ہوا تھا ، گلبر گہ دیو گڑھ کے

یادھو راجہ کے تحت تھا جس کا پائے تخت ورنگل تھا اور راجہ کی طرف سے

گلبر گہ میں ایک ہندو صوبہ دار قائم تھا۔

حضرت حاجی الحرمین سیدنا رکن الدین یوسف قادریؒ گلبر گہ کے

مغرب میں ایک ٹیلہ پر اپنے معتقدیوں کے ساتھ قیام پذیر ہوئے ایک دن باجہ

اور گانے رونے کی آوازیں آنے لگیں ، آپ نے ایک مرید اور اپنے بڑے

فرزند حضرت سید یوسف شرف جہاں قادری کو خبر لانے کو بھیجا انہوں نے

واپس آ کر عرض کی کہ یہاں کے سردار کا اکلوتا ایک بیٹا فوت ہو گیا ہے اور

اس کو جلانے کے لئے مر گھٹ لے جایا جارہا ہے، اہل ہنود کا دستور ہیکہ مردے کو لیجاتے وقت باجا بجاتے ہوئے لیجاتے ہیں یہ سن کر حضرت نے فرمایا اس سردار سے کہو کہ اگر اس کا بیٹا زندہ ہو جائے تو کیا وہ مسلمان ہو جائیگا؟ جب سردار کو یہ اطلاع ملی تو اس کی عورت اور راجا اور اس کے ساتھی فوجی سب ہی نے اقبال کرلیا۔

حضرت شیخ ٹیلہ سے نیچے اترے اور لڑکے کی نعش کے قریب آ کر فرمایا قم باذنی اللہ ، اسی وقت نعش میں جنبش ہوئی اور وہ زندہ ہو گیا ، پس اسی وقت سردار اس کی بیوی معہ فوج کے ایمان لائے اور اپنے بت خانہ کو آپ کی نذر کردیا آپ نے اس بت خانہ کو خانقاہ میں تبدیل کیا اور اپنے فرزند سید یونس شرف جہاں کو اندرون خانقاہ کی نگہداشت کے لئے چھوڑا آپ اس ٹیلہ پر آ کر قائم ہو گئے ...... صاحب اقطاب دکن نے لکھا ہے کہ سردار کے مسلمان ہونے کی اطلاع جب دیو گڑھ میں راجہ کو ہوئی تو اسے گلبرگہ پر حملہ کروادیا، سردار نے جو مسلمان ہو گیا تھا مردانی کے ساتھ کفار کے ساتھ مردانہ وار مقابلہ کیا اور دشمن شکست کھا کر فرار ہو گئے جب جاتے ہوئے کفار کی فوج کا گزر حضرت شیخ کے ٹیلہ پر سے ہوا آپ چند مریدوں کے ساتھ تھے کفار کی فوج نے موقع پا کر آپ پر حملہ کردیا، آپ بھی اپنے مختصر ہمراہیوں کے ساتھ مقابلہ کیا

فرمائی، آج بھی وہ جگہ زائرین کے لئے متبرک ہے۔

وصال : حضرت حاجی الحرمین

اور آخر کار لڑتے ہوئے شہید ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

قبل اس کے جس زمانہ میں آپ نے یہاں ٹیلہ پر قیام فرمایا تھا اور ذ
و شغل میں مصروف تھے ایک برہمن جس کا نام بیجو ناتھ تھا کاشی کی زیارت
ہوا میں پرواز کرتے جا رہا تھا آپ کی نظر اس پر پڑی آپ نے اشارہ کے ساتھ
ہی برہمن کی طاقت پرواز ختم ہو گئی اور وہ نیچے آ رہا۔ آپ نے اس سے دریافت
کیا کہ ہوا میں اڑ کر کہاں جا رہا تھا اس نے کہا کاشی کی زیارت کو جا رہا تھا
آپ نے اسی وقت اس کو اسی مقام پر کاشی کی زیارت کروائی وہ بے خود ہو کر
مسلمان ہو گیا اور آپ ہی کے ساتھ رہنے لگا اور معرکہ کفار میں شہید ہوا اور
اسی ٹیلہ پر آپ حضرت کے مزار اقدس کے متصل دفن ہے۔

حضرت سید شیخ رکن الدین ابی یوسف کو تولہ کہنے کی وجہ:

آپ کو تولہ کہنے کی وجہ تسمیہ یہ بتلائی جاتی ہے کہ آپ جس وقت
ہندوستان میں داخل ہوئے تولچہ نامی مقام پر کئی روز قیام فرمایا، آپ چونکہ عربی
داں تھے اور عربی زبان میں چ کا حروف نہیں ہے آپ تولچہ کو تولہ کہا کرتے
تھے اس لئے لوگ آپ کو حضرت رکن الدین تولہ کہنے لگے۔

چلّہ مبارک حضرت سید رکن الدین ابی یوسف تولہؒ کی مزار مبارک
سے چند قدم مغرب کی جانب ایک چبوترا ہے جہاں آپ نے کئی چلّہ کش

فرمائی، آج بھی وہ جگہ زائرین کے لئے متبر ک ہے۔

وصال : حضرت حاجی الحرمین سید میراں ر کن الدین ابی یوسف بغدادی قادری کا وصال مبار ک سن ۷۰۵ھ میں ہوا۔ آپ کے وصال مبار ک کے پندرہ سال بعد ۷۲۰ھ میں د کن کو سلسلہ چشتیہ کا ذیلی دارالخلافہ بنانے والے حضرت خواجہ سید محمد محمد الحسینی گیسودراز بندہ نوازؒ کی ولادت باسعادت نے سارے د کن کو اس طرح منور وروشن کردیا کہ د کن قادریہ اور چشتیہ سلسلوں کا ایک حسین سنگم مرج البحرین یلتقیان بن گیا، طریقت کے دونوں سلسلے اپنے انداز د کھانے لگے غرض کہ حضرت خواجہ گیسودار بندہ نوازؒ کی گلبر گہ شریف میں آمد ہوئی، لوگ اپنی لاعلمی کی بناء پر حضرت ر کن الدین تولہ کو آپ کا ہم عصر ولی بتاتے ہیں یہ تاریخی نکتہ نظر سے بلکل ثابت نہیں۔

اولاد: حضرت حاجی الحرمین میراں سید ر کن الدین ابوسف قادری تولہ کو تین صاجبزادے تھے۔

(۱) حضرت حافظ سید یونس شرف جہاں قادریؒ

(۲) حضرت سید شرف الدین شرف جہاں قادریؒ (جسے کوئی اولاد ...ں تھی)

(۳) حضرت سید سیف الدین قادریؒ

اولاد: آپ کو دو صاحبزادے ہیں (ا) حضرت سید محمود قادریؒ (آپ کو کوئی

اولاد نہیں تھی)

حضرت شیخ سید یونس شرف جہاں قادریؒ:

آپ حضرت حاجی الحرمین سید رکن الدین یوسف قادریؒ کے بڑے صاحبزادے تھے نجف اشرف میں پیدا ہوئے، اپنے والد بزرگ کے ہندوستان بہرائچ آئے اور پھر آپ کے ساتھ گلبرگہ میں قیام فرمایا، پھر اپنے والد بزرگ کی ہی زندگی میں اپنے دادا حضرت احسن الدین قادری کے انتقال کے بعد بغداد روانہ ہوئے اور اپنے داد حضرت کے جانشین بنے، اپنے والد بزرگ کے وصال کی خبر سن کر واپس گلبرگہ تشریف لائے اور آخر زندگی تک یہیں قیام فرمایا، آپ ولی اللہ عارف باللہ عالم وفاضل و کامل اور اہل دل سے تھے آپ اپنے والد بزرگوار ہی کہ مرید وخلیفہ تھے، آپ اپنے والد کے وصال کے بعد دوبارہ گلبرگہ تشریف لا کر خلق خدا کی ہدایت اور رہنمائی میں مشغول ہو گئے بہت ساری مخلوق خدا آپ کی جانب رجوع ہوئی، نو مسلم سردار جو آپ کے والد ماجد حضرت سید یوسف رکن الدین تولہؒ کے ہاتھ پر ایمان لا کر مسلمان ہوا تھا آپ کا استقبال کر کے آپ کو اندورن قلعہ لا کر ٹھہرایا اس سرداری کی بیٹی مادرزاد اندھی تھی، آپ نے اس کی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا اور بہ حکم خداوندی اس لڑکی کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔

حضرت سید یونس شرف جہاں قادریؒ اپنی آخری زندگی تک گلبرگہ ہی میں رہے، آپ کا مزار مبارک قلعہ گلبرگہ کہ اندر جامعہ مسجد کے شمال کی جانب بڑے دروازہ کے سامنے ٹیلہ پر چوکھنڈی میں ہیں۔

اولاد: آپ کو دو صاحبزادے ہیں (۱) حضرت سید محمود قادریؒ (آپ کو کوئی اولاد نہیں تھی)
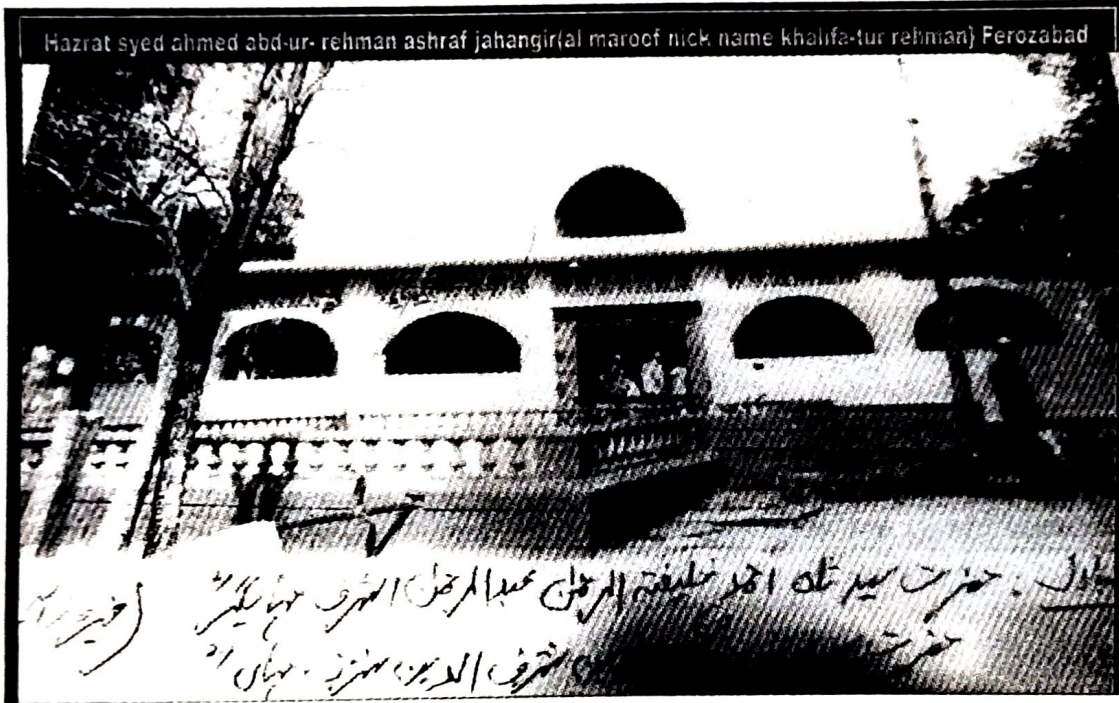
(۲) حضرت میراں سید عبدالرحمٰن اشرف جہانگیرؒ۔

حضرت میراں سید عبدالرحمٰن جہانگیر المعروف خلیفۃ الرحمٰنؒ: آپ حضرت سید یونس شرف جہاں قادری کے صاحبزادے تھے، اپنے والد بزرگوار کے ہی مرید اور خلیفہ ہیں عارف کامل اور شیخ محقق تھے آپ خورشید ظہور عشق ولایت، آں گنجینہ انوار وذوق ہدایت، آں مستقیم مقام لازوال، آں مست شراب خمخانہ جلال وجمال، آں غریق بحر مشاہدہ ذات، مطلق تھے، آپ کے آستانہ مبارک میں ایک مسجد ہے اس کے تحت میں ایک تہہ خانہ ہیں جسمیں آپ ہمیشہ ذکر واشغال میں محو رہتے تھے یہ جگہ لائق زیارت ہیں آپ کا آستانہ گلبرگہ سے ۳۵ کیلو میٹر دور فیروز آباد میں

ہے سلطان فیروز شاہ بہمنی نے اپنے عہد میں آپ کو فیروز آباد کی جاگیر عطا کی تھی
س فرمان سے معلوم ہوا کہ آپ فیروز شاہ بہمنی کے زمانہ کے ہم عصر بزرگ ہیں
پ کی قدر و منزلت آپ کے دور کے لوگوں میں مانی ہوئی تھی، آپ سے بے
مد کرامات بھی ظاہر ہوئے جب آپ کوئی کام کرنا چاہتے تھے تو قبرستان میں
جاتے اور قبروں کی جانب اشارہ کرتے کہ اس مہم کے لئے کیا کروں تو اہل قبور
آپ کو جواب شافی دیتے تو اس کام کو انجام تک پہنچاتے، مشہور ہے کہ آپ نے
پنی زندگی ہی میں اپ نے آستانہ کا گنبد تعمیر کروایا تھا اندرونی شکل بزرخ انسانی
لی ہے اور اپنی نوعیت میں یکتا ہے۔

آپ انتقال کے وقت سلطنت میں جنگ جاری تھی اس لئے میت کو
ملبر گہ سے فیروز آباد لانا مشکل تھا اس لئے، آپ کی جسد خاکی کو امانتا، مسجد
کے روبرو مشرقی دیوار سے متصل دفن کیا گیا اور جب جنگ ختم ہوئی اور آمد و
رفت کے ذرائع کھل گئے تو اس جگہ سے جسد خاکی نکال کر فیروز آباد منتقل کیا
یا، کہتے ہیں کہ جب آپ کی جسد خاکی کو نکالا گیا تو آپ کے لب مبارک
ہل رہے تھے اور لا الہ ...... کا ذکر جاری تھا اور خوشبو سے ساری فضاء مہک رہی
تھی۔ آپ کے ایک صاحبزادے حضرت سید یونس ثانی قادری للے پیر تھے جنکا
مزار مبارک اندرون قلعہ گلبر گہ کے شمالی مغرب جانب قاضی محلہ میں چھوٹی
مسجد کے مشرقی کونے میں چوکھنڈی کے اندر ہے۔
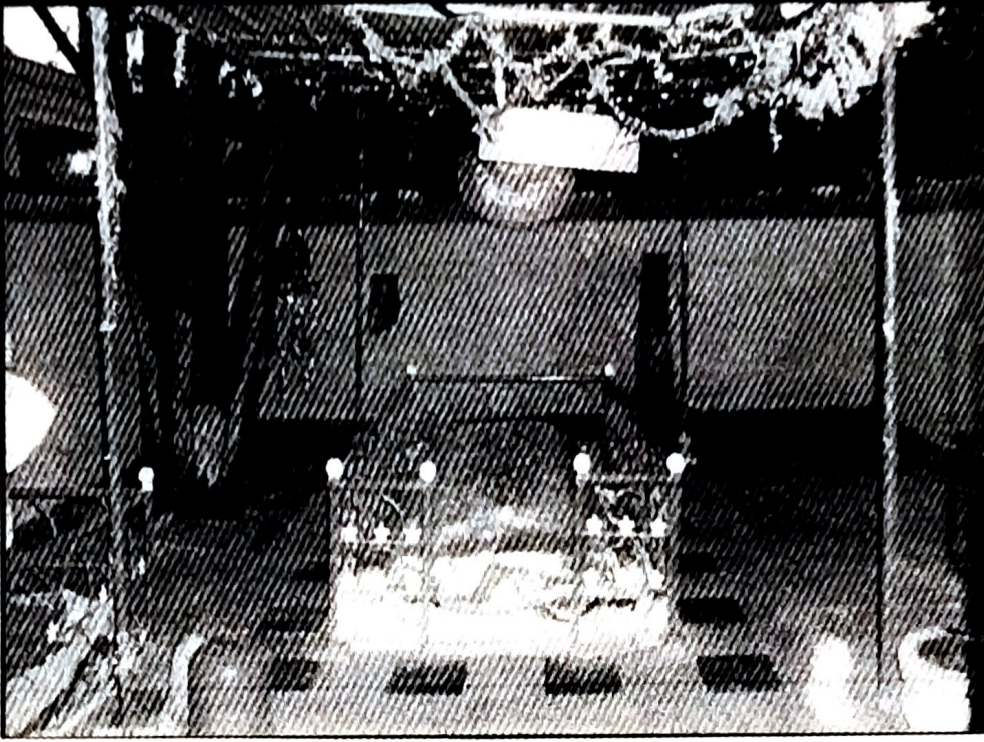
حضرت میراں سید یونس ثانی قادریؒ المعروف للے پیر:

آپ حضرت سید عبدالرحمٰن اشرف جہانگیر خلیفۃ الرحمٰن کے صاحبزادے ہیں آپ نے والد بزرگوار کے ہی مرید وخلیفہ تھے، اپنے وقت کے ولی کامل عارف باللہ تھے، آپ کا وصال مبارک گلبرگہ ہی میں ہوا، مرقد مبارک آپ کا قلعہ گلبرگہ میں جامعہ مسجد کے شمالی جنوب جانب چھوٹی مسجد کے پاس ہے مرقد مبارک کے متصل آپ کی چلّہ گاہ ہے۔

قادریہ کی بنیاد رکھا اور طالبان حق آپ سے فیض اٹھاتے رہے، آپ نے وقت
ے کے قطب زماں اور عارف باللہ تھے۔

س　　آپ کا مزار مبارک بیدر سے شمالی جانب ایک چھوٹی سی پہاڑی موضع
یف مامنکری میں ایک چبوترپر واقع ہے حضرت سید شاہ مرتضٰی قادری مصنف معشوق
سے الٰہی نے آپ کا مزار تلگھاٹ دروازہ بیدر کے نیچے حضرت سید شمس الدین
عارف باللہ سد سہاگ ؒ کو بتلاتے ہیں، ہماری تحقیق کے مطابق حضرت شمس
ے الدین عارف باللہ سد سہاگ شبلیؒ خلیفہ موسیٰ سہاگ مرید و خلیفہ شاہ سکندر
کے بودلہؒ کے ہیں۔

ور

حضرت سید شمس بہاء الدین عارف باللہ قادریؒ:

آپ حضرت میراں سید شاہ یونس ثانی قادریؒ للّے پیرؒ کے صاحبزادے ہیں بمقام گلبرگہ تولد ہوئے آپ علوم شریعت وطریقت میں کامل دسترس رکھتے تھے، اپنے والد بزرگوار کے ہی مرید وخلیفہ تھے ، آپ بغداد شریف تشریف لے گئے آپ نے جد اعلی حضرت غوث الاعظم کی زیارت بابرکت سے فیضیاب ہوئے۔

بعض مورخین کا کہنا ہے کہ آپ گلبرگہ ہی میں نشوونما پائے اور تعلیم وتربیت بھی اس شہر گلبرگہ میں ہی ہوئی یہ وہ زمانہ تھاجبکہ گلبرگہ کے اطراف میں ساداتوں کا قتل عام ہورہاتھا یہ زمانہ سلطان علاء الدین بہمنی کا تھااور اس کی طرف سے یہاں پر مشیر الملک ، دکنی اور نظام الملک غوری سلطنت کے حکمران تھے اور یہ دونوں امراء نے دھوکے سے کئی ہزار سادات جن میں بچے، جوان بوڑھے عورتوں کو شہید کرادیا اس دوران حضرت شمس بہاء الدین عارف باللہ، عورتوں کو مردانہ لباس پہنا کر چھپتے چھپاتے بیدر کی جانب روانہ ہوگئے۔

(محمد آباد) بیدر میں آپ کی شادی حضرت خواجہ ابوالفیض من اللہ حسینی (پوتے حضرت خواجہ بندہ نوازؒ) کی صاحبزادی اور خواجہ محمود گاواں کی نواسی سے ہوئی جنکا نام بی بی نصیبہ عرف بی بی نفیسہ تھا، بیدر آکر آپ نے خانقاہ

قادریہ کی بنیاد رکھا اور طالبان حق آپ سے فیض اٹھاتے رہے، آپ نے وقت کے قطب زماں اور عارف باللہ تھے۔

آپ کا مزار مبارک بیدر سے شمالی جانب ایک چھوٹی سی پہاڑی موضع امنکری میں ایک چبوترپر واقع ہے حضرت سید شاہ مرتضیٰ قادری مصنف معشوق الٰہی نے آپ کا مزار تلگھاٹ دروازہ بیدر کے نیچے حضرت سید شمس الدین عارف باللہ سدسہاگ ؒ کو بتلاتے ہیں، ہماری تحقیق کے مطابق حضرت شمس الدین عارف باللہ سدسہاگ شبلیؒ خلیفہ موسیٰ سہاگ مرید وخلیفہ شاہ سکندر بودلہؒ کے ہیں۔

HAZRAT SYED ABDUL KHADAR YOUSUF SANI BAGHDADI (R.A)
(MAUZU BABAPUR-BIDAR)

حاجی الحرمین حضرت سید عبدالقادر یوسف ثانی قادریؒ:

آپ حضرت سید شمس بہاء الدین عارف باللہ قادریؒ کے صاحبزادے ہیں اور اپنے والد بزرگوار کے ہی مرید وخلیفہ تھے ''تاریخ الحسینیہ میں لکھا ہے کہ آپ شہر (محمد آباد) بیدر میں پیدا ہوئے اور والدین کے سایہ میں تعلیم وتربیت پائی، آپ پابند شریعت بزرگ علوم ظاہری وباطنی میں باکمال حیثیت رکھتے تھے اور اپنے وقت کے فقیہ اور واقف اسرار حقیقت تھے، بچپن میں اپنی ماں کے نانا خواجہ عماد الدین محمود گاواں کے مدرسہ میں ظاہری علوم

قادریہ میں سے ہیں کی صاحبزادی تھیں، حضرت سیدنا یوسف ثانیؒ کو دوسری زوجہ مبارکہ سے دو صاحبزادے تولد ہوئے بڑے صاحبزادے (۱) حضرت

ل کرکے باطنی علوم کی طرف رخ کو پھیرا گو کہ مرید و خلیفہ اپنے والد بزرگوار حضرت سید شمس الدین عارف باللہ کے ہوئے اور اپنے نانا حضرت سید ن اللہ حسینی سے بھی فیوضات وبرکات کو حاصل فرمایااور خرقہ خواجگان حشت ی حاصل کیاابوالفیض بستان التواریخ میں لکھاہے کہ خواجہ محمود گاواں نے پنے ہونہار نواسے کواپنے مدرسہ کا مہتمم بناکراس مدرسہ کی تولیت دے دی تھی۔

حضرت سید عبدالقادر یوسف ثانیؒ اپنے والد بزرگوار کے وصال رمانے کے بعد اپنے اجداد کی سجادگی پر جلوس فرمایااور تکمیل طالبان و تمیم ناقصا ں کی طرف سر گرم ہوگئے ہزاروں بلکہ ان گنت لوگوں نے آپ کے دست مبارک پر توبہ کرتے اللہ کی طرف رجوع ہوگئے آپ کے والد ماجد کی وفات کے کچھ عرصہ بعد آپ حماہ کی طرف تشریف لے گئے وہاں سے بغداد جاکر اپنے جدامجد سیدناغوث الاعظم کی زیارت سے فارغ ہوئے جب آپ نے بغداد ں قیام فرمایاتو بغداد کے خاص وعام آپ کی نہایت عزت وتوقیر کرتے تھے، پھر آپ بہ زمانہ قاسم برید بیدر میں تشریف لائے اور تاوقت وصال بیدر ہی میں رہے، آپ کاوصال بیدر میں ۱۰ار ربیع الاول ۹۱۰ھ میں ہوا۔

حضرت شیخ سید یوسف ثانیؒ کے دو زوجہ مبارکہ تھے، پہلی زوجہ اپنے یی ماموں حضرت اصغر اللہ حسینیؒ کی صاحبزادری تھیں، دوم زوجہ مبارکہ ت سید شاہ رفیع الدین قادریؒ (شیخ پیٹ گار کی ٹیکری، حیدرآباد) جو سبعہ

نشین ہوئے آپ مشہور عارف باللہ تھے، آپ کے زمانے میں بیدر علوم وفنون

قادریہ میں سے ہیں کی صاحبزادی تھیں، حضرت سیدنا یوسف ثانیؒ کو دوسر
زوجہ مبارکہ سے دو صاحبزادے تولد ہوئے بڑے صاحبزادے (۱) حضرت س
بدرالدین بدر عالم حبیب اللہ قادری بیدر (۲) حضرت سید شرف الدین نعمت اللہ
قادریؒ نوٹ: ان بزرگوں کے تفصیلی حالات کے متعلق و معلومات کے لئے
مؤلف کی کتاب ''سعبہ قادریہ دکن'' ضرور دیکھئے۔

HAZRAT SYED HABEEB ULLAH BADARUDDIN ALAM QUADRI (R.A) - BIDAR

حضرت سیدنا بدرالدین بدر عالم حبیب اللہ قادریؒ:

آپ حضرت سید عبدالقادر یوسف قادریؒ کے صاحبزادے اور ا
والد بزرگوار کے ہی مرید و خلیفہ د تھے مختلف راویوں نے دو الگ الگ جگہ
آپ کی نشاندہی کی ہے، آپ بیدر ہی میں تولد ہوئے اور اپنے والد ماجد
علم ظاہر اور علم باطن کی تربیت لی والد بزرگ کے وصال کے بعد اپنے والد

جانشین ہوئے آپ مشہور عارف باالله تھے، آپ کے زمانے میں بیدر علوم وفنون
کا مرکز تھا ہر قسم کے علماء، فضلاء وشعرا موجود تھے، آپ نے اپنے ہی خانقاہ میں
ایک مدرسہ قائم کیا تھا جہاں پر آپ شب وروز رشد وہدایت میں گذارتے تھے
بیدر کے علماء ومشائخ آپ کا بڑا احترام کرتے تھے اور ہر وقت علوم وفنون اور
اسرار وحقیقت کے مشکل مسائل آپ ہی سے حل کرتے تھے، آپ صاحب
کشف وکرامات بزرگ تھے۔

آپ کا وصال شہر بیدر میں ۲۹؍ ربیع الثانی ۹۸۰ھ کو ہو آپ کا مزار
... میں قریب دواخانہ مشین (......) واقع ہے آپ کی درگاہ بڑے پیر کی
... سے مشہور ہے چونکہ آپ بڑے پیر حضرت سیدنا غوث الاعظم دستگیرؒ کی
... سے ہیں۔

حضرت سید مرتضیٰ قادری مصنف ''معشوق الٰہی'' آپ کی مزا
واصل گنج (گاندھی گنج) کے نزدیک کلبائین اور کالی مسجد کے قریب چدر
روڈ پر بتلاتے ہیں۔

اولاد: حضرت سید نابدر الدین بدر عالم حبیب اللہ قادری کے تین صاحبزادے
اور ایک دختر نیک تھیں۔

(۱) میراں سید شاہ ابوالحسن قادری المعروف جگت گرو (بیجاپور) (۲
حضرت سید شاہ مصطفیٰ قادریؒ معشوق الٰہی (۳) حضرت میراں سید شاہ قاسم
قادری المعروف

HAZRAT SYED SHAH ABUL HASAN QUADRI (R.A) -BIJAPUR
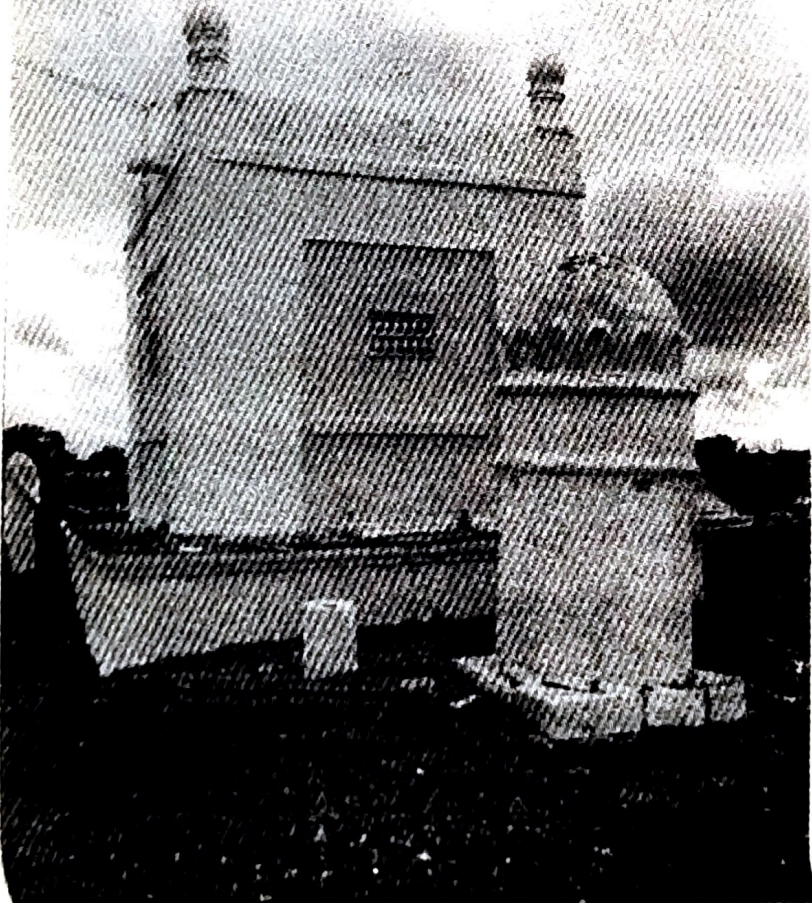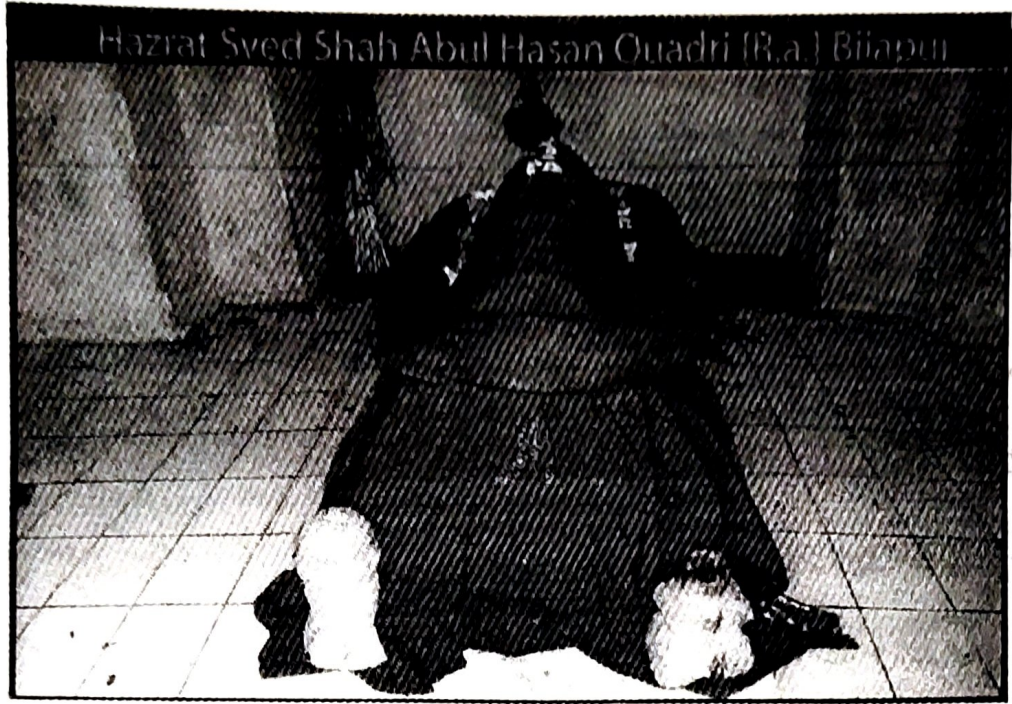
حضرت میراں سید شاہ ابوالحسن قادری ''جگت گرو'':

آپ حضرت سیدنا بدرالدین بدعالم حبیب اللہ شاہ قادریؒ کے بڑے صاحبزادے ہیں آپ کی ولادت بیدر ہی میں ہوئی اپنے والد ماجد سے ہی آپ کی تعلیم وتربیت نشو ونما ہوئی، اپنے والد بزرگوار ہی کے مرید وخلفیہ تھے سلطان ابراہیم عادل شاہ کے زمانے میں شہر بیدر سے بیجاپور تشریف لائے، اس زمانہ میں اجے پال جوگی اشد کافر تھااور سلطان ابراہیم عادل شاہ کواس جوگی سے بے حد محبت اور عقیدت تھی، روزآنہ وہ اس جوگی کے پاس آیا جایا کرتا تھا، جب حضرت میراں ابوالحسن قادریؒ بیجاپور میں وارد ہوئے تولوگوں نے آپ حضرت سے عرض کیا کہ آپ کے اس شہر میں ہوتے ہوئے یہ اچھا نہیں ہے بادشاہ اسلام کی ایک جوگی کے پاس آمد ورفت ہوتی رہے، آپ نے فرمایا کیا تم چاہتے

ئے، ولی اللہ ہیں یہ سن کر جوگی نے کہا کہ اگر ایسا ہے تو میرے ساتھ چلئے ہم

ہو کہ سلطان اس جو گی سے دور ہو جائے اور فقیر کی خدمت میں آ جائے، لوگوں نے کیا بے شک ہم یہی چاہتے ہیں یہ سن کر آپ نے ان سے فرمایا کہ کلالوں دیوار پر سے ایک ٹھیکری لے آؤ۔ جب ٹھیکری آپ کی خدمت میں پیش کی گئی تو آپ نے دست مبارک سے اس پر ایک نقش لکھا اور آپ نے ایک خادم کو دیکر فرمایا کہ جب سلطان اس جو گی کے پاس جانے لگا تو تم راستہ میں یہ نقش اس کو دکھلاؤ، خادم نے ایسا ہی کیا کہتے ہیں کہ معاسلطان کا دل اس جو گی سے بر گشتہ ہو گیا اور اس نے سواری پلٹائی اور حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے کو روانہ ہو گیا، خادم نے یہ خوش خبری حضرت کو سنائی، اس اثناء میں سلطان وہاں پہنچ گیا، آپ کے دیدار سے مشرف ہونے کے بعد اس نے ایام گذشتہ پر شرمندگی کا اظہار کیا اور توبہ واستغفار کی جب جو گی نے دیکھا کہ سلطان جس کا روز آنہ کا معمول تھا کہ اُس کی خدمت میں آئے تین دن سے غیر حاضر ہے تو سلطان کا حال دریافت کرنے دربار شاہی کو روانہ ہوا ادھر سلطان کو جو گی کے آنے کی خبر ہوئی تو اس نے حکم دیا کہ جو گی کو دربار میں آنے نہ دیا جائے یہ سن کر جو گی نے عرض کیا کہ میں بادشاہ سے کچھ کہنا چاہتا ہو چنانچہ اجازت ملنے پر وہ سلطان کے پاس گیا اس جو گی کو معلوم ہو چکا تھا کہ سلطان بزرگ کی وجہ سے مجھ سے رو گردان ہو گیا ہے، چنانچہ اس نے کہا کہ اے بادشاہ اس شہر میں بے شمار جادو گر ہیں ہو سکتا ہیکہ کسی نے آپ پر جادو کر دیا ہو بادشاہ نے کہا، اے ملعون ایسا نہ کہہ کیوں کہ حضرت اپنے وقت کے

ولی اللہ ہیں یہ سن کر جو گی نے کہا کہ اگر ایسا ہے تو میرے ساتھ چلئے ہم دونوں اس بزرگ کے پاس چلیں گے ، ان کا امتحان یہ ہو گا کہ اگر وہ اللہ والی ہیں تو اس اثنا میں بارش ہو گی جس کا ایک خطرہ دودھ کا ہو گا اور ایک قطرہ خالص پانی کا ہو۔اور دجب ہم حضرت کی خدمت میں حاضر ہوں تو آپ کے سامنے مٹی کے پیالوں میں دودھ بھرا ہوا رہے اگر یہ آپ کی کرامت نظر آئے تو یقین ہو جائیگا کہ آپ اللہ کے ولی بر حق ہیں، سن کر سلطان نے کہا یہ آپ...... حضرت کے لئے ایک ادنی کرامت ہو گی۔

الغرض سلطان اور جو گی حضرت میراں سید شاہ ابوالحسن قادریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ کے سامنے دودھ سے بھرے پیالے رکھے ہوئے ہیں، اس اثناء راہ میں جو گی کی حسب خواہش بارش ہوئی اور جب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ پس وہ جو گی حضرت کا معتقد ہو گیا اور آپ کے قدموں پر گر پڑا، سلطان کو بھی آپ کی اس کرامت کو دیکھنے...... سے آپ اعتماد کلی پیدا ہوا، اور یہی بات حضرت شیخ سید میراں شاہ ابوالحسن قادریؒ کی بیجاپور میں سکونت کا باعث ہوا۔

رسالہ مکاشفہ میں ہے کہ آپ کی ایک صاحبزدی کا نکاح حضرت سید شاہ عبداللہ قادری خلف حضرت سید نا عبداللطیف قادری لاابالیؒ (کرنول) سے ہوا اور آپ نے اپنے خسر محترم سے خرقہ تبرک بھی حاصل فرمایا تھا۔

حضرت میراں سید شاہ ابوالحسن قادری کا مزار مبارک بیجاپور کے قلعہ

کے باہر علی پور دروازہ کے مشرقی جانب کچھ فاصلہ پر ہے مزار مبارک پر چوکھنڈی بنی ہوئی ہے، آپ کا وصال ۱۴ ربیع الثانی ۱۰۴۵ھ کو ہوا۔

''معشوق الہی'' کی روایت ہے کہ آپ کے نانا حضرت شیخ ابراہیم جی قادری ملتانیؒ بن حضرت شیخ شمس الدین محمد ملتانی قادری المعروف ملتانی بادشاہ (بیدر) ہے چنانچہ اسی بناء پر آپ حضرت سیدنا بدرالدین بدر عالم کے مزار چدری روڈ کلبائن پر بتلاتے ہیں یہ جگہ زمانہ دراز سے مخدوم جی باغ کا علاقہ تھا جسے حال ہی میں بیچ دیا گیا۔

حضرت سیدنا ابوالحسن قادریؒ زوجہ مبارکہ بی بی سلطان صاحبہ بنت محمد نبیرہ حضرت سید شاہ نعمت اللہ ولی حسینی تھیں، آپ کے بطن مبارک سے ایک قول کے مطابق پانچ فرزند اور ایک قول کے مطابق ساتھ فرزند اور دو دختران تھے۔

اولاد: فرزندان میں (۱) حضرت سید عبدالقادر قادریؒ (۲) حضرت سید نعمت اللہ قادری (۳) حضرت سید بدرالدین قادریؒ (۴) حضرت سید ابوالقاسم قادریؒ (۵) سید محمد قادری، اور جنہوں نے ساتھ صاحبزادگان بتلائیں ان میں سے ایک حضرت سید عبدالمنان قادریؒ (اجین) ہیں، جس کی چوتھی پشت کے پوتے حضرت سید حبیب اللہ قادری تخت نشین مستعد پورہ، کاروان ساہو، آپ کی درگاہ شریف مشہور ہے، آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے حضرت سید شاہ ابوالحسن قادری بن حضرت سید عبدالمنان قادریؒ حضرت میراں سید شاہ ا[illegible] محمد قادریؒ (جنیر) حضرت میراں سید شاہ پیر محمد قادری (تنجاور) حضرت میرا

سید شاہ محمد حبیب اللہ قادری تخت نشینؒ (حیدر آباد)

حضرت میراں سید شاہ ابوالحسن قادری جگت گرو بیجاپور کے ساتھویں فرزند حضرت میراں سید ابوصالح قادریؒ ہیں جن سے یہ سلسلہ قادریہ قدرتیہ جاری ہے، حضرت میراں سید ابوصالح قادری دسویں پشت کے پوتے حضرت سید حبیب جیلانی شاہ حیدر صفدر قادری ہیں جن کی درگاہ شریف حسینی علم روڈ حیدر آباد لب سڑک پر ہے، آپ حضرت میراں سید علی بادشاہ قادری بن سید علی حسین شاہ قادری بن حضرت سید شاہ قطب الدین قادری بن سید شاہ لعل قادریؒ بن سید غلام محی الدین قادری بن سید صالح جنوبی قادری بن حضرت سید شاہ علی اکبر قادریؒ بن حضرت سید شاہ محمد قادری بن حضرت سید ابوصالح قادری بن حضرت میراں سید شاہ ابوالحسن قادری ''جگت گرو، بیجاپور کے ہیں ان تمام بزرگان کا نام شجرہ عالیہ قادریہ قدرتیہ میں ہے۔

حضرت میراں سید شاہ ابوصالح حسنی الحسینی قادریؒ

حضرت میراں سید شاہ محمد حسنی الحسینی قادریؒ

حضرت میراں سید شاہ علی اکبر حسنی الحسینی قادریؒ

حضرت میراں سید شاہ صالح جنوبی حسنی الحسینی قادریؒ

حضرت میراں سید شاہ غلام محی الدین حسنی الحسینی قادریؒ

حضرت میراں سید شاہ لعل حسنی الحسینی قادریؒ

حضرت میراں سید شاہ قطب الدین حسنی الحسینی قادریؒ

حضرت میراں سید شاہ علی حسین حسنی الحسینی قادریؒ

حضرت میراں سید شاہ علی بادشاہ حسنی الحسینی قادریؒ

حضرت میراں سید شاہ حبیب جیلانی حسنی الحسینی قادریؒ

حضرت میراں سید شاہ غلام محی الدین ثانی حسنی الحسینی قادریؒ

حضرت میراں سید شاہ غلام غوث حسنی الحسینی قادریؒ

حضرت میراں سید شاہ قدرت اللہ حسنی الحسینی قادریؒ

حضرت سید شاہ دستگیر علی حسنی الحسینی قادریؒ

(موجودہ سجادہ بزرگوار)
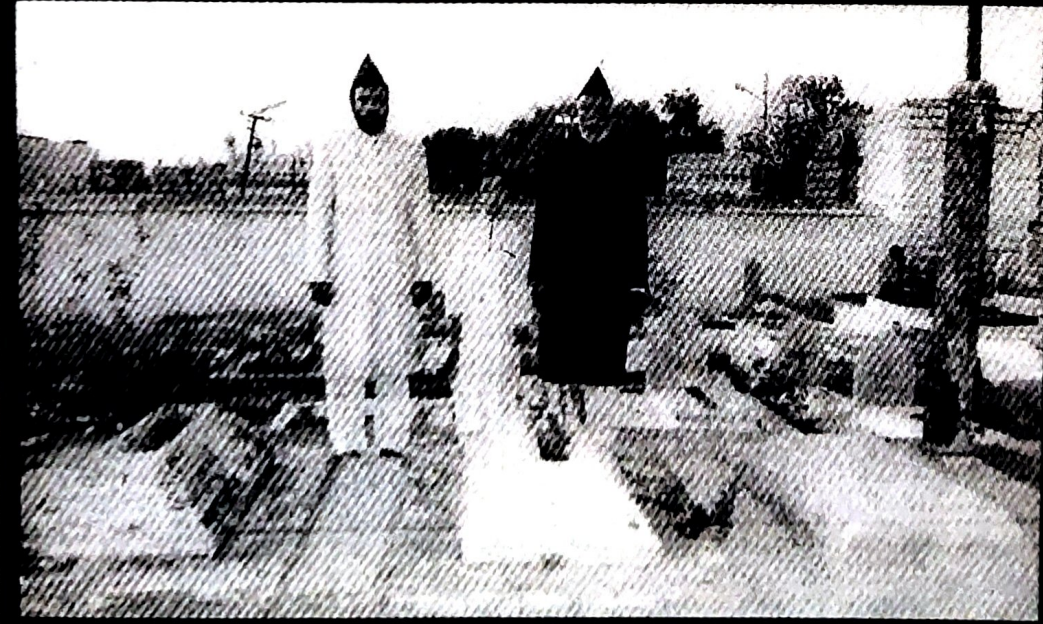
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جگر گوشۂ حضور سیدنا غوث اعظم دستگیرؓ حضرت سید علی بادشاہ قادریؒ

کامزار مبارک دائرہ میر مومن اولیاء میں شاہ چراغ شاہ دہلوی کے سرہانے چند گز کے فاصلے چبوترے پر واقع ہے وصال کے کچھ عرصہ بعد وہاں کچھ لوگ زمین کھود رہے تھے آپ کی مزار مبارک کی کڑی پتھر کی ہٹ گئی تو دیکھا گیا کہ ااپ کا کفن جیسے کا ویسا تھا مزار مبارک کے اندر سے مشک وعنبر کی خوشبو آرہی ہے لوگ جمع ہونا شروع ہوئے اس کی اطلاع نواب ناصر الدولہ آصف جاہ چہارم کو ہوئی وہ حیران وششدر ہو کر کہنے لگے کہ ہاں ایسا ہے تب آپ نے عرس مبارک کے لئے اشرفیاں مقرر کردئے تھے، آج بھی لوگ مزار مبارک پر حاضری دیتے ہیں اور فیض پاتے ہیں۔
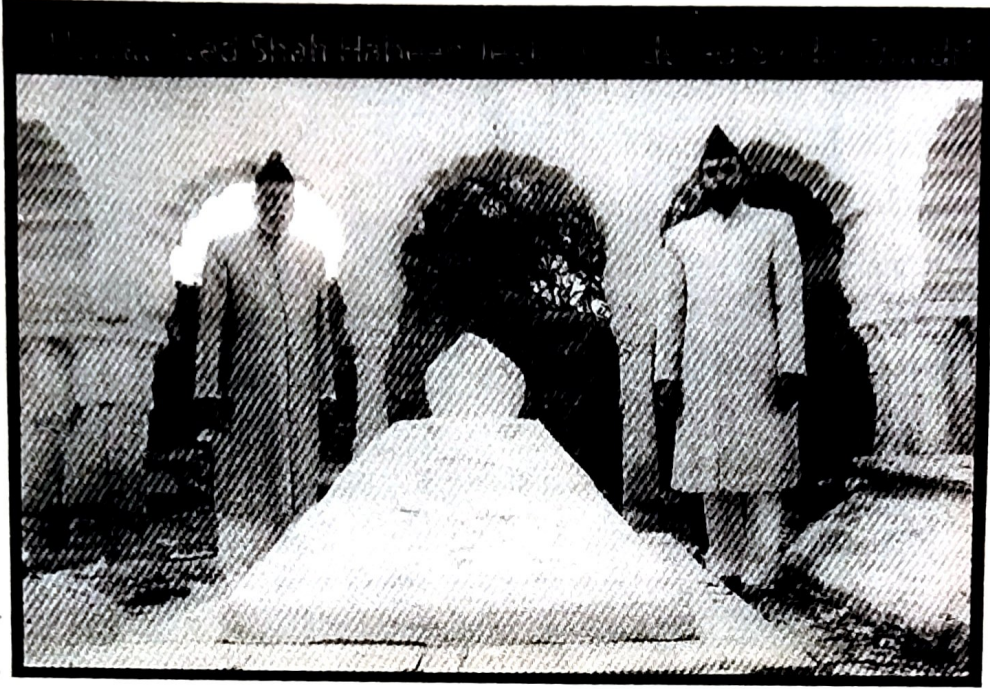
حضرت سید حبیب جیلانی شاہ حیدر وصفدر قادریؒ کے مرید جناب نواب افضل الدولہ وبہن مارو بیگم اکثر اوقات جناب نواب افضل الدولہ آصف جاہ پنجم پیرو مرشد کے پاس حاضر ہوتے اور دعا کے لئے عرض کرتے تحفہ میں اشرفیاں اور جام پیش کرتے پیرو مرشد کو جام مرغوب تھا جام چا تو پیش کرتے سرکار آپ تھوڑا استعمال کر کے لب لگا کر دیجئے حضرت پیر و مرشد تھوڑا جام کھا کر دیدیتے باقی جام آصف جاہ پنجم نواب افضل الدولہ کھالیتے، افضل الدولہ کو اولا د نرینہ نہیں تھیں اولا د نرینہ کے لئے تشریف لائے اور عرض کیا حضور اولاد نرینہ کے لئے دعا فرمائے پیرو مرشد نے پٹھ پر ہات مار کر فرمایا کہ اسی سال ترے کو لڑ کا تولد ہو گا میں نے اللہ تعالیٰ سے منظوری لے لی ہے اسی سال افضل الدولہ کو فرزند صالح تولد ہوئے جس کا نام نواب میر محبوب علی بادشاہ آصف جاہ ششم

حضرت سید حبیب جیلانی شاہ قادری، سید غلام محی الدین شاہ قادری،

ہے جس کا مزار مکہ مسجد کے حوض کے بائین جانب واقع ہے جب محبوب علی بادشاہ تولد ہوئے پیر و مرشد حضرت سید حبیب جیلانی شاہ قادری قبلہ کے گود میں ہیرے جواہرات کا بچہ بنوا کر ندرانہ کے طور پر پیش کیا تھا۔

جب پیر و مرشد حضرت سید حبیب جیلانی شاہ قادری د قبلہ کا وصال ہوا افضل الدولہ کی بہن مارو بیگم صاحبہ مریدہ نے کہا کہ پیر و مرشد بغیر کلمہ طیب پڑھے وصال کر گئے فوراً آپ نے منہ پر سے چادر ہٹائے اور فرمایا کون بولے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھے پھر آپ کی روح مبارک پرواز ہو گئی۔

مارو بیگم صاحبہ بہن افضل الدولہ نے کہا کہ پیر و مرشد کی شان میں گستاخی ہو گئی معاف فرمادیجئے کہہ کر زارو قطار روتیں سر کے بال لوچ لیتی اور دیوار سے ٹکراتی ہیں اور کہتی جاتی تھیں کہ مجھے معاف فرمادیجئے حضرت پیر و مرشد کی زندگی میں جناب افضل الدولہ ۹ موضعات زمین کے ڈاکو منٹس نذر پیش کی تو آپ نے فرمایا میاں فقیر کو اس کی کیا ضرورت ہے اللہ کافی ہے۔

افضل الدولہ نے جاگیر کے کاغذات آپ کی مسند کے پیچھے رکھ دئے ان کاغذات میں لکھا تھا کہ جاگیر تا شمس و قمر قائم رہیں گی ان چیزوں سے کیا غرض وہ اللہ کی ذات میں فنا ہو گئے تھے وہ فنا فی اللہ باقی باللہ ہیں

حضرت سید حبیب اللہ جیلانی شاہ حیدر و صفدر قادری قلبہؒ کا مزار مبارک حسینی علم روڈ لب سڑک واقع ہے جو زیارت گاہ خاص و عام ہے مزار مبارک سے پہلے بہت بلند ہرے رنگ کا دروازہ ہے۔

حضرت سید حبیب جیلانی شاہ قادری، سید غلام محی الدین شاہ قادری، دسویں پشت کے پوتے ہوتے ہیں، حضرت سید شاہ ابوالحسن قادری بیجاپوری جگت گروسے......

حضرت سید غلام محی الدین شاہ قادریؒ کے پاس ٹیکمال سے ایک بزرگ اکثر علم تصوف کے بارے میں آتے ایک مرتبہ ظاہری باطنی علم کے صلاح ومشورہ کے بعد انہوں نے کہا حضرت میرے پاس دست غیب ہے آپ نے فرمایا نہیں چاہیئے اور جبھہ میں ہاتھ ڈالے اور روپئے نکال کر دیئے حالانکہ جیب میں روپئے نہیں تھے وہ ٹیکمال بزرگ حیران وشدر ہوگئے تھے پھر دست غیب کے بارے میں نہیں کہا آپ بہت متقی وپرہیز گار تھے۔

آپ جس پر نظر ڈالتے اس کا دل روشن ہوجاتا آپ نے اپنے فرزند حضرت سید یوسف علی شاہ قادری پر نظر ڈالی اور کہا کلمہ طیبہ کا ذکر کرو آپ ذکر کرنا شروع کردیا آپ کا دل روشن ہوگیا اور آپ کھانا پانی چھوٹ گیا آپ کی اہلیہ نے عرض کیا کہ صاحب بچہ کھانا پانی چھوڑ دیا آپ نے فرمایا ہاں پھر فرزند نے کھانا تھوڑا تھوڑا شروع کیا، آپ کے فرزند سید امیر علی شاہ قادری بہت بیمار تھے آپ نے دعا فرمائی یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بچہ کو صحت عطا کیجئے جیسا ہی آپ نے دعا کیا اسی وقت آپ صحت یاب ہوگئے، جب کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشکل تر مشکل کام کے آسانی کیلئے التجاو معروضہ رکھتے تھے تو وہ کام آسان ہوجاتا تھا۔
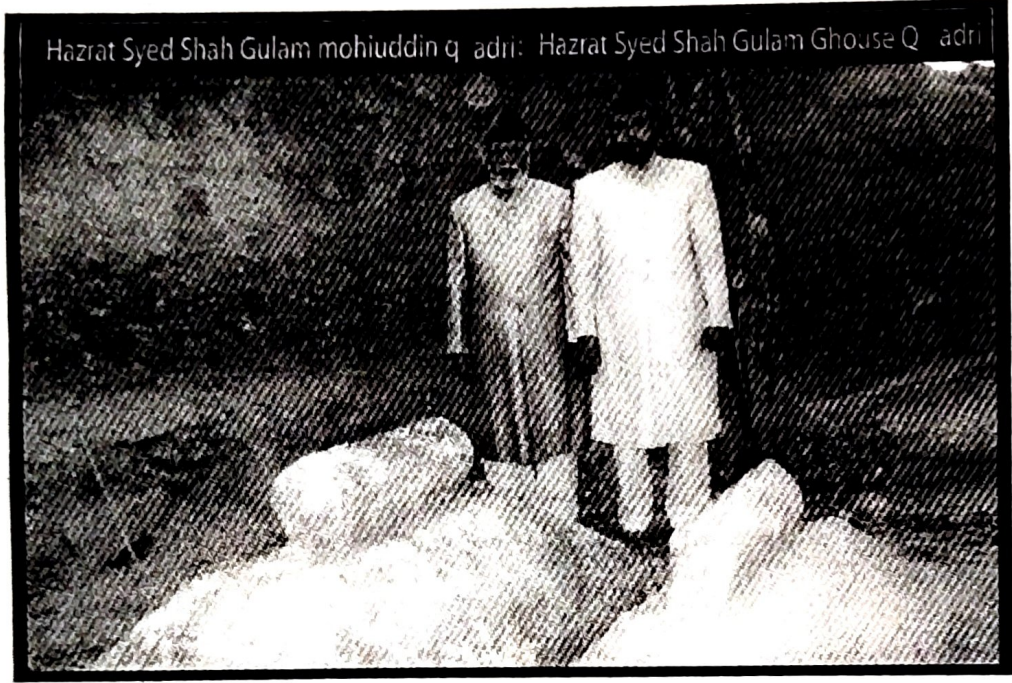
حضرت سید غلام محی الدین شاہ قادریؒ کا وصال ۷/ ذیقعدہ ۱۳۲۸ھ بروز پنجشنبہ کو ہوا بروز جمعہ ۸/ ذیقعدہ کو آپ کی تدفین عمل آئی ہے، آپ کا مزار مبارک حضرت سید حبیب جیلانی شاہ حیدر وصفدر قادریؒ کی چو کھنڈی کے بازو مغرب کی جانب ہے۔

حضرت سید غلام غوث شاہ قادریؒ درگاہ حضرت خواجہ حسین شاہ ولی کے آس پاس کے جنگل سے گذر رہے تھے ایک شخص آپ کو دیکھ کر عرض کرنے لگا کہ میں بہت مایوس ہو گیا ہوں آپ ہماری مدد فرمائے لڑکیوں کی شادی کیلئے دعا فرمائے آپ نے فرمایا اللہ مدد گار ہے وہ حاجت مند جنگل میں چھوٹی بگونی میں کھانا پکار ہا تھا آپ نے فرمایا میاں سامنے جو جھاڑ دکھ رہا ہے اس

کی ڈالی لا کر بگونی میں ہلاڈالو ، وحاجت مند جھاڑ کی ڈالی لا کر ہلادیا وہ بگونی سونے کی ہو گئی، حضرت نے فرمایا اللہ نے تمہاری حاجت روائی فرمادی لڑکیوں کی شادی کرڈالو وہ شخص خوش خوش لوٹ گیا دوسرے دن ویسی ہی ایک جھوٹی بگونی میں کھانا پکانے لگا اور وہی جھاڑ کی ڈالی لا کر ہلایا تو وہ سونا نہیں ہوئی وہ اللہ والوں کی زبان سے کہی ہوئی بات تھی بگونی سونا ہو گی تھی۔

حضرت سید غلام غوث شاہ قادریؒ کا وصال بتاریخ ۲۲ھ ذالحجہ ۱۳۳۸ھ روز دوشنبہ کو ہوا، آپ کا مزار مبارک حضرت سید حبیب جیلانی شاہ حیدر وصدرؒ کی چو کھنڈی کے بازو مغرب کی جانب ہے۔

حضرت سید شاہ قدرت شاہ قادری حسنی وحسینی قبلہ صاحبؒ وموجودہ سجادہ نشین صاحب

حضرت پیر سید شاہ قدرت اللہ قادری حسنی والحسینی قدس سرہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جگر گوشۂ حضور سیدنا غوث الاعظمؓ والد سید غلام غوث شاہ قادریؒ

حضرت پیر سید شاہ قدرت اللہ قادریؒ آپ ۱۳۱۳ھ میں محلّہ احاطہ حضرت سید شاہ موسیٰ قادری موقوعہ اندرون پل قدیم حیدر آباد تولد ہوئے۔

حضرت قبلہ کے کامل ہونے کا ثبوت آمنہ بیگم صاحبہ جو ڈیفاڈل ہائی اسکول حیدر گوڑ کی پرنسپال حج بیت اللہ کے لئے گئیں انہوں نے مدینہ طیبہ میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے معروضہ پیش کیا کہ یارسول اللہ صلی علیہ وسلم مجھے ایک کامل بزرگ سے ملائے اسی دن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف لائے اور وہ خاتون سے فرمایا کہ حیدر آباد میں ایک قدرت اللہ نامی شخص ہے ملو جنکی آنکھیں بڑی ہیں اور ان کے آنسو ہمیں بہت پسند ہیں چنانچہ حضرت قبلہؒ کے چہرہ پر حضور پر نور صلی الہ علیہ وسلم کے نور اقدس کے بارے میں ارشاد فرماتے وقت لالی پیدا ہو جاتی تھی اور پیشانی میں ایک خط نمودار ہوتا اور آنکھوں سے آنسو رواں ہوتے تھے چنانچہ یہ آنسو حضور پر نور آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھے سرکار دوعالم کے فرمانے پر وہ خاتون تلاش کے بعد حضرت پیر سید شاہ قدرت اللہ قادری قبلہؒ سے ملیں اور اس واقعہ کا اظہار کیا۔

جناب سید علی الدین احمد صاحب قادری مرحوم (سابقہ ڈائرکٹر

حضرت پیر سید شاہ قدرت اللہ قادری حسنی والحسینی قدس سرہٗ

سٹ وین) ۱۹۹۰۔۱۲۔۱ کو آپ نے یہ واقعہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ دوست محمد خان جاگیردار صاحب کے پاس حضرت پیر سید دابونصر قادری الگیلانی صاحب قبلہ جو کہ حضرت پیر سید نجم الدین الگیلانی قادری قبلہؒ کے چچا ہوتے ہیں تشریف لائے اس وقت وہاں حضرت پیر سید شاہ قدرت اللہ قادری قبلہؒ کو تخت پر بیٹھے ہوئے دیکھ کر کہا دیکھو یہ اللہ والے ایسے ہوتے ہیں۔

اختر میاں صاحب معتقد حضرت ممدوح ۲۸/۱۵/۱۹۸۴ء بروز اتوار اختر میاں صاحب نے دو واقعات کا اظہار کیا مکہ مسجد میں جمعہ کی نماز ادا کئے نماز کے بعد لوگ حضرت قبلہؒ سے خطیب مکہ مسجد حاجی منیر الدین صاحب اور دوسرے لوگ مل رہے تھے اس وقت میرے والد عطاء اللہ صاحب جو بندہ نواز گیسو درازؒ کی رباعی پڑھ رہے تھے

یا قطب یا غوث اعظم یا ولی روشن ضمیر

بندہ ام درماندہ ام جز تو ندارم دستگیر

بردرے درگاہ والا سائم اے آفتاب

خاطر ناشاد را کن شاد یا پیران پیر

حضرت قبلہؒ میرے والد کے ساتھ مکان تشریف لائے والد صاحب نے میری والدہ کی علالت کی تفصیل بیان کی کہ پیر گھٹنوں کی تکلیف کی وجہ سے اکٹر گئے ہیں کھل نہیں رہے، دواخانہ عثمانیہ سے لایا گیا ہے حضرت قبلہؒ نے فرمایا پڑھ کر پھونکوں تو والد صاحب نے عرض کیا ہاں تو حضرت قبلہؒ نے پڑھ

کر پھونکا صبح میں دیکھا گیا پیر بالکل ٹھیک ہو گئے اور چلنے پھرنے لگے۔

اختر میاں صاحب کہتے ہیں کہ میری گردن پہ پھنسیاں ہو گئی تھیں ڈاکٹری علاج کروایا ٹھیک نہیں ہوا اس سے شدید جلن تکلیف تھی میں حضرت قبلہ سے عرض کیا حضرت قبلہؒ نے مجھے پڑھ کر پھونکا اور پانی پلائے صبح تک پھنسیاں ختم ہو گئیں اور جلن تکلیف دور ہو گئی۔

جناب سید فیاض علی صاحب قادری نقشبندی، ۲۳ر شوال ۱۴۲۱ھ بروز جمعہ منکھال میسرم میں سید اکرم علی قادریؒ کے سالانہ فاتحہ کے موقع پر سید فیاض علی نقشبندی یہ واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ان کی بیوی کو ایک لڑکی تولد ہوئی تولد ہوتے ہی دورے پڑنے شروع ہو گئے ڈاکٹر نے متنبہ کیا کہ لڑکی مر جائیگی سید فیاض علی صاحب قادری نقشبندی نے فوراً اپنے پیرو مرشد حضرت سید قدرت شاہ قادری قبلہؒ سے اس معاملہ کو رجوع کیا اس وقت حضرت قبلہ نے ڈاکٹر محمد محمود صدیقی قادری قدرتی کے مکان واقع بارکس میں رونق افروز تھے حضرت قبلہ نے ان صاحب کو دیکھتے ہی فرمایا کہ میاں بچی پیدا ہوئی مر جائیگی تب فیاض علی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت قلبہ ایسا نہیں ہونا چاہئے آپ دعا فرمائے حضرت قبلہ نے فرمایا جاؤ کچھ نہیں ہو گا حضرت قبلہؒ کے ان الفاظ کو سنکر یہ صاحب واپس دواخانہ آئے تو معلوم ہوا کہ دورے پڑنا ختم ہو گیا ہے یہ بچی کی پیدائش کے چوتھے یا پانچویں سال حضرت قبلہ کا وصال ہو گیا، وصال کے چند سال بعد اس بچی کا پیٹ بڑا ہو گیا تھا چلنا پھرنا دشوار ہو گیا

فرمایا کہ حقیقت کا کوئی شئی کچھ بگاڑ نہیں سکتی، مسافر بزرگ اسی وقت حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہؒ کے قدموں پر گر پڑے اور معذرت خواہ ہوئے۔

۲۳ر شوال ۱۴۲۱ھ بروز جمعہ سید اشرف علی صاحب قادری نقشبندی عرف جھوٹے بھائی نے میسرم میں مذکورہ واقعہ بیان کیا

جناب سید صابر علی صاحب قادری کی اہلیہ کو یکے بعد دیگر دو لڑکیاں

اور پیروں سے معذور ہو گئی۔

دیکھنے والے یہ کہتے تھے کہ اس بچی کا کیا ہو گا بچی کی والدہ کو حضرت قبلہؒ سے بے حد عقیدت ہے وہ انہوں نے حضرت قبلہ کے مزار اقدس پر حاضری دی اور اس مسئلہ کے متعلق معروضہ پیش کیا اس بچی ریحانہ کی والدہ خواب میں دیکھتی ہیں کہ حصرت قبلہؒ تشریف لائے اور بچی کے پیروں پر لکڑی سے مار رہے ہیں دوسرے ہی دن بچی کے پیر اچھے ہو گئے اور وہ چلنے پھرنے لگی آج تک بھی بچی الحمد اللہ اچھی ہے۔

علی محمد خسرو صاحب سابق وائس چانسلر علی گڑھ یونیورسٹی جامعہ عثمانیہ کی تعمیر سے پہلے پورے یونیورسٹی کا علاقہ بنجر زمین اور جنگل ہی جنگل تھا یک بلند پایہ درویش نے بہت سے فقراء کے ساتھ وہاں پڑاؤ ڈالا تھا، جنکا نام حبیب تھا نواب دستگیر نواز جنگ مرحوم ان بزرگ سے ملاقات کے لئے اپنے نواسہ ڈاکٹر خسرو سابق صدر شعبہ معاشیات دہلی یونیورسٹی اور حضرت قبلہ کو ساتھ لے کر قریب قریب مسافر بزرگ نے نواب صاحب سے کہا اب رات میں باہر نکلتے ہیں تو نواب صاحب نے حضرت کے اطراف اشارہ کرکے فرمایا بزرگ راتوں میں ایسے ہی مقامات کا انتخات فرماتے ہیں مسافر بزرگ نے کہا نہیں ایسے مقامات پر دنیا والے رات میں گذارہ نہیں کرسکتے یہ کہنا تھا کہ حضرت پر ایک کیفیت طاری ہوئی حضرت نے اپنے ہاتھوں سے مسافر بزرگ کا ہاتھ پکڑ لیا اور چولھے کے قریب ہوئے اور اپنا ایک پیر بھڑکتے ہوئے آگ کے شعلوں میں رکھ دیا اور

67

۲۲ر رجب المرجب ۱۳۸۹ھ کو عرس شریف حضرت سیدنا معشوق

فرمایا کہ حقیقت کا کوئی شئی کچھ بگاڑ نہیں سکتی، مسافر بزرگ اسی وقت حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہؒ کے قدموں پر گر پڑے اور معذرت خواہ ہوئے۔

۲۳ر شوال ۱۴۲۱ھ بروز جمعہ سید اشرف علی صاحب قادری نقشبندی عرف جھوٹے بھائی نے میسرم میں مذکورہ واقعہ بیان کیا

جناب سید صابر علی صاحب قادری کی اہلیہ کو یکے بعد دیگر دو لڑکیاں تولد ہوئیں تو صابر صاحب بہت ہی سست ہو گئے ایک دن حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہؒ ان کے گھر تشریف لے گئے تو صابر صاحب کی ساس صاحبہ نے عرض کیا کہ حضرت لڑکی تولد ہونیکی وجہ سے صابر میاں سست ہیں حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہؒ نے فرمایا کہ اب چھ لڑکے ہونگے حضرت قبلہ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ پورے ہوئے یعنی صاحب الحمدللہ چھ لڑکوں کے بھی والد ہوئے۔

مولانا ابراھیم خلیل الہاشمی صاحب شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ کو زمانہ طالب علمی میں سر میں شدید درد رہا کرتا تھا حضرت مولانا ابوالوفاء قادری قبلہؒ نے حضرت پیر سید د قدرت اللہ شاہ قادری صاحب قبلہؒ سے فرمایا کہ حضرت اس بچہ کے سر میں شدید درد رہتا ہے کم نہیں ہوتا حضرت قبلہ نے فرمایا میاں عالم کے سر میں درد کیسا اس کے بعد پیر سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہ نے پانی پڑھ کر بچہ کو پلانے کے لئے دئے پانی پلانے کے بعد سر درد ختم ہو گیا۔

دنیا والے رات میں گذارہ نہیں کرسکتے یہ کہنا تھا کہ حضرت پر ایک کیفیت
طاری ہوئی حضرت نے اپنے ہاتھوں سے مسافر بزرگ کا ہاتھ پکڑ لیا اور چولھے
کے قریب ہوئے اور اپنا ایک پیر بھڑ کتے ہوئے آگ کے شعلوں میں رکھ دیا اور

۲۲ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ کو عرس شریف حضرت سیدنا معشوق ربانی قبلہ کے موقع پر بس میں ورنگل جارہے تھے اس میں حضرت مولانا سید حبیب اللہ قادری شیخ الجامعہ جامعہ نظامیہ المعروف رشید پاشاہ قادری قبلہؒ حضرت پیر سید دستگیر علی شاہ قادری مدظلہ العالی جانشین وسجادنشین حضرت قبلہ ومحمد جمال شاہ قادری صاحب بھی شامل تھے حضرت سید رشید پاشاہ صاحب قادری قبلہ نے ایک واقعہ بیان کیا کہ حضرت قبلہ نے انکے گھر پر رونق افروز تھے اور گھر کے تمام افراد ایک دعوت میں جانے کی تیاری میں مصروف تھے مولانا سید بدرالدین صاحب قادری جو کہ مولانا سید رشید پاشاہ صاحب قادری کے فرزند ہیں تیار نہیں ہورہے تھے جس پر حضرت قبلہؒ نے دریافت فرمایا یہ کیوں نہیں جارہے ہیں حضرت قبلہ کے استفسار پر بتلایا گیا ان کے سر میں شدید درد ہے ،علاج کروایا گیا لیکن افاقہ نہیں ہوا حضرت قبلہ نے فرمایا کہ ادھر آؤ تب سید بدرالدین صاحب قادری حضرت قبلہ کے قریب آئے آپ نے انہیں لپٹا لیا اور فرمایا کہ جناب پیر مالک ہے فور سر کا درد کافور ہو گیا۔ یہ بھی اللہ والوں کے تصرف کی ایک جھلک ہے۔

ایک دفعہ ایک صاحب ایک نابینا کے ہمراہ حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہؒ کے ہاں تشریف لائے اور ان سے دعا کرنے کا معروضہ کیا حضرت قبلہؒ نے نابینا صاحب کی آنکھوں پر دعا پڑھی اور دم کیا یکا یک نابینا صاحب کی آنکھوں کی بینائی واپس آ گئی۔

جناب ایم اے نعیم صاحب قادری کے مکان میں اک رات حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہؒ تشریف فرما تھے نعیم صاحب کی والدہ نعت شریف ومنقبت سنا رہی تھیں کہ چراغ میں تیل ختم ہو گیا ہے حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ پانی ڈال کر چراغ روشن کرو روشن ہو جائیگا حضرت قبلہؒ کے حکم کی تعمیل کی گئی چراغ روشن ہو گیا اور صبح تک جلتا رہا اس طرح کا واقعہ کئی مرتبہ پیش آیا اس واقعہ کو نعیم صاحب کی والدہ نے جمعۃ الوداع کے دن اپنے مکان جنگم میٹ میں بعد افطار بیان کیا۔

اس واقعہ کا اظہار مولانا قاضی حواجہ معین الدین صدیقی صاحب نے بتاریخ ۱۳ ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ بروز اتوار گیارویں شریف کی دعوت میں کہا کہ حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہؒ کو اور حضرت سید پیر شاہ محی الدین قادری المعروف مرشد پاشاہ صاحب میٹر چل لے کر گئے ان کے پاس چاند کی ۲۰ تاریخ کو سماع تھا ۱۹۶۳ء میں زیر سماع بیٹھے ہوئے تھے سماع چل رہا تھا بادل گھنے چھائے ہوئے تھے آس پاس بارش ہو رہی تھی اس خط میں اس وقت بارش نہیں ہوئی اور کہا کہ اولیاء اللہ کا تصرف ایسا ہوتا ہے یہ واقعہ کا اظہار خالد انصاری i.A.S کے مکان جوبلی ہلز میں بہ موجود گی حضرت پیر سید دستگیر علی شاہ قادری موجودہ سجادہ صاحب وجانشین حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہؒ۔

جناب سیٹھ عبدالستار عبدالغنی ACC سمنٹ والوں کے پاس ایک

بکری تھی جو نہ حاملہ تھی اور نہ اس نے پہلے کبھی بچہ دیا تھا، حضرت سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہؒ نے اس بکری کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ بکری دودھ دیتی ہے تو سیٹھ صاحب نے کہا نہیں دوسرے روز سے بکری نے دودھ دینا شروع کیا۔

ایک مرتبہ حضرت قبلہؒ درگاہ حضرت یوسفین کے سجادہ صاحب کے مکان پر اچانک تشریف لے گئے وہاں پہلے سے گفتگو ہو رہی تھی کہ سید کی نشانی کیا ہے جب حضرت قبلہ وہاں پہونچے تو سجادہ صاحب اپنی نشست سے ہٹ کر حضرت کو بٹھلادئے، اور مسلہ حضرت سے رجوع کیا گیا آپ نے فرمایا انگار لادو سانچے کوئلہ کی آگ ایک صحنک میں لائی گئی حضرت قبلہؒ نے فوراً اپنا پیر اس پر رکھ دیا بعد میں تمام حاضرین سے ارشاد فرمایا کہ دیکھو یہ ہے سید کی نشانی تمام حاضرین متعجب ہوئے کہ آگ کا اثر آپ ذرہ بھی نہ ہوا۔

جب مولوی سید عبدالقدیر صاحب کے فرزند سید نور علی پیدا ہوئے تو ڈاکٹروں نے کہا سر بہت نرم ہے سر میں پانی ہے نکالنا پڑے گا اور جینے کی کوئی امید نہیں ہے عبدالقدیر صاحب اور ان کی اہلیہ بچے کو حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہؒ کے گود میں ڈالدیئے حضرت قبلہ نے کہا کیا ڈاکٹروں نے ایسا کہا ویسی کوئی بات نہیں سر پر ہاتھ پھرانا شروع کیا تب سے سر میں سختی ہونے لگی اور لڑکا ٹھیک ہو گیا اب وہ لڑکا جدہ میں ملازم ہے۔

آپ کے مرید سید اکرم علی صاحب قادری نکھال میسرم میں حضرت پیر سید شاہ قدرت اللہ قادریؒ قبلہ کی خدمت میں مصروف تھے ان کے والد نے

دیکھ کر ان سے کہا کہ کیسے آدمی کی خدمت کر رہا ہے اسی رات کو حضور سیدنا غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ عنہ ان کے خواب میں تشریف لائے اور فرما رہے ہیں کہ یہ ہمارا بچہ ہے" (یعنی حضرت قبلہ) خواب سے بیدار ہونے کے بعد اس مقام پر آئے جہاں حضرت قبلہؒ اور ان کے فرزند تھے اور اپنے فرزند کو مخاطب کرتے ہوئے کہا حضرت قبلہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ان کی خدمت کیا کرو اور یہ موصوف بھی خود حضرت قبلہؒ کے پاس باضابطہ آنے لگے ،اس واقعہ کا اظہار خود سید معصوم علی شاہ قادری صاحب المعروف ادریس میاں صاحب نے ۵/ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ بروز جمعہ حضرت قبلہ کے جانشین سید شاہ دستگیر علی قادری مدظلہ العالی سے کیا اس موقع پر محمد یوسف قادری عرف بابو میاں اور ماسٹر احمد خان صاحب بھی موجود تھے۔

حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہؒ محمد نعیم صاحب کے مکان جنگم میٹ میں موجود تھے نعت شریف ومنقبت پڑھی جارہی تھی اور حضرت قبلہؒ سماعت فرمارہے تھے کہ بارش ہونے لگی اور پانی چھت سے ٹپکنے لگا حضرت قبلہ نے نظر اٹھا کر دیکھا چھت کی جانب آپ کی توجہ خاص سے فوراً ٹپکا بند ہو گیا، اللہ والوں کی ایسی ہوتی ہے۔

مولانا محمد ریاض الدین صاحب (حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالرحیم صاحب قبلہؒ کے حقیقی چچازاد بھائی جو ورنگل میں رہتے تھے) کو شکر کا مرض لاحق تھا حضرت قبلہ کو قاضی محمد عطاء اللہ صاحب ان کے پاس لے گئے حضرت قبلہؒ

نے دیکھ کر کہا کہ سب کھاؤ پیو کچھ نہیں ہو گا چنانچہ ویسا ہی ہوا یعنی حضرت قبلہؒ کے ارشاد کے بعد وہ تندرست ہو گئے۔

عبدالمنان صاحب گھڑیال ساز پنج محلہ ۲۶/۳/۱۹۹۹ء بروز جمعہ نماز عصر عبدالمنان گھڑیال ساز پنج محلہ حضرت قبلہؒ کا ایک وقعہ بیان کئے، فرسٹ لانسر کے ایک گتہ دار صاحب کو کینسر کا مرض لاحق ہو گیا تھا ڈاکٹر یوسف مرزا جو عثمانیہ دواخانہ کے R.M.O تھے علاج ان کا علاج چل رہا تھا انہوں نے کہا اس مرض میں جیتے نہیں مر جاتے ہیں تم چند روز کے مہمان ہو تلاش کے بعد حضرت قبلہؒ شاہ علی بنڈہ میں درگاہ حضرت سید حافظ عبداللہ شاہ ولی صاحب قبلہؒ میں موجود تھے حضرت قبلہؒ نے کہا کیا حال ہے گتہ دار نے کہ حضرت دین و دنیا مل گئی، حضرت قبلہؒ نے تین مرتبہ فرمایا کہ دین و دنیا مل گئی میرے پاس دولت بھی اور حج بھی کر لیا ہوں حضرت قبلہؒ کا ان کے دل پر ہاتھ رکھنا ہی تھا کہ سر سے پیر تک پسینہ شروع ہو گیا اس کے بعد حضرت قبلہؒ نے پانی منگوایا اور پی کر تھوڑا پانی دیا اور کہا پی لو تب انہوں نے پی لیا ور چلے گئے پھر ایک مہینہ کے خیال آیا کہ ڈاکٹر یوسف مرزا سے جا کر بتلائیں گے انہوں نے گتہ دار کا X-rauy...... (یکسیرا) لیا تب وہ پریشان ہو گئے اور کہنے لگے کہ کونسے ڈاکٹر یا حکیم کا علاج کروائے ہم کو لیکر چلنا گتہ دار نے ہنس کر کہا کہ ڈاکٹر صاحب دعا کروایا ہوں تب ڈاکٹر صاحب نے کہا میں چلکر ملتا ہوں چنانچہ ڈاکٹر یوسف مرزا آ کر حضرت قبلہؒ سے ملے اور انہوں نے بھی عرض کیا کہ ہمارے لئے

بھی دعا فرمائیے۔

پروفیسر عبدالستار خاں صاحب نقشبندی قادری صاحب خلیفہ حضرت سید عبداللہ شاہ نقشبندی قادری مجددی محدث دکن رحمہ اللہ، پروفیسر صاحب کے مکان واقع سید علی چبوترہ میں تقریب تھی بارش کے قوی امکانات تھے باورچی نے صاحب خانہ سے کہا کہ سامان اٹھا کر اندر لیجاؤ ایسے حالات میں پکوان ناممکن ہے تب پروفیسر صاحب نے حضرت قبلہؒ سے عرض کیا کہ بارش ہونے سے تکلیف پیش آسکتی ہے بارش کے نہ ہونے کے لئے دعا فرمائے حضرت قبلہؒ نے آسمان کی طرف دائیں ہاتھ اٹھا کر فرمایا اِدھر نہیں اُدھر پھر بائیں ہاتھ اٹھا کر فرمایا اِدھر نہیں اُدھر آپ کے اس طرح فرمانے کے بعد ابر چھٹ گیا۔

حدیث شریف: اللهم حوالينا ولا علينا اللهم على الاكام ولا جام والضراب والا ودية ومنابت الشجر۔

ترجمہ: یا اللہ برسایئے آس پاس ہمارے اور ہمارے اوپر نہیں یا اللہ ٹیلوں اور ریگستانوں پر اور پہاڑوں پر نالوں پر اور درختوں کے پتوں پر۔

حضرت سید شاہ قدرت اللہ قادری حسنی الحسینی قبلہؒ فنافی الرسول ہونے کی وجہ سے یہ کیفیت ہوئی۔

ڈاکٹر محمد محمود صدیقی صاحب مرحوم بہنوئی محمد زین العابدین شرفی صاحب مرحوم ایک بڑے گنیڈ (پتھر) کے پاس کچھ نکال رہے تھے کہ وہ پتھر ان کے اوپر آنے لگا وہ یہ سمجھے کہ اب وہ ختم ہو جائیں گے لیکن جب پتھر ان کے قریب آیا تو یہ

محسوس کیئے کہ کوئی طاقت اس کو روک رہی ہے تھوڑی دیر بعد جب وہ حضرت قبلہ کے پاس پہونچے، حضرت قبلہ نے فرمایا مرجاتے تھے نا اگر ہم اس کو نہیں روکتے۔

علامہ الحاج حضرت سید ابوالوفاء قادری افغانی صاحب قبلہؒ سخت علیل ہوگئے تھے انقا کا مرض لاحق ہو گیا تھا جسم پھول گیا تھا بات چیت بہت کم کیا کرتے تھے آپ کے مریدین و معتقدین سورہ انعام کا سات روز ختم کررہے تھے ختم کے دن حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہ کو مدعو کیا گیا اور دعوت کا انتظام بھی تھا قاضی محمد عطاء اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں مسجد چوک میں ذکر میں مشغول تھا کہ حضرت قبلہؒ تشریف لائے اور فرمایا کہ تم بھی چلو اس وقت میرے اور مولانا سید ابوالوافاء صاحب قادری قبلہ کے تعلقات کشیدہ تھے لیکن حضرت قبلہؒ فرمائے کہ اگر تم نہیں چلے تم میں نہیں جاؤں گا حضرت قبلہؒ کے فرمانے پر میں حضرت قبلہؒ کے ساتھ مولانا سید ابوالوفاء قادریؒ کے گھر گیا مولانا سید ابوالوفاء قادری صاحبؒ نے اشارہ سے حضرت قبلہؒ پلنگ پر تشریف رکھنے کے لئے تین چار مرتبہ اشارہ کرنے کے بعد پروفیسر عبدالستار خان صاحب عرض کئے کے آپ پلنگ پر تشریف رکھئے تب حضرت قبلہؒ تشریف فرما ہوئے، مولانا سید ابوالوفاء قادری صاحبؒ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر حضرت قبلہؒ کے ہاتھ تھام لئے ہم سب لوگ دیکھ رہے تھے حضرت مولانا سید ابوالوفاء قادری صاحبؒ حضرت قبلہؒ ایک دوسرے کے ہاتھ تھامے ہوئے تھے

حضرت پیر سید شاہ قدرت اللہ قادری قبلہؒ فرمایا کہ تمہارا منشاء وطن جا کر آنا ہے جا کر آئیں گے حج کو جانا ہے جا کر آئیں گے بچوں کا انتظام کرنا ہے انشاء اللہ ہو جائے گا، مفتی مخدوم بیگ صاحب قبلہ کے تین فرزندان (۱) مولانا ابو بکر ہاشمیؒ صاحب (مصحح دائرۃ المعارف العثمانیہ) (۲) ابراہیم خلیل ہاشمی صاحب (شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ) (۳) عمر فاروق ہاشمی صاحب (مصحح دائرۃ المعارف عثمانیہ) جن کی ابھی شادیاں نہیں ہوئی تھی اور نہ کہیں ملازمت ہوئی تھیں ان کے انتظامات پیش نظر تھیں حضرت قبلہؒ نے کہا ان تینوں کا انتظام بھی ہو جائیگا لہذا مولانا صحت بھی ہو گئی اور حج بھی کئے اور وطن بھی تشریف لئے گئے اور بڑے لڑکے کی شادی ہو گئی اور دائرۃ المعارف عثمانیہ میں ملازم ہو گئے جن کا نام ابو بکر ہاشمی ہے ابراہیم خلیل ہاشمی صاحب کو جامعہ نظامیہ ملازمت ملی اور مفتی و شیخ الفقہ کا اعزاز ملا اور عمر فاروق ہاشمی مصحح دائرۃ المعارف ہیں۔

یہ شان کرامت ہے حضرت سید شاہ قدرت اللہ قادری قدس سرہٗ کی جس کو جس چیز کی ضرورت تھی اس سے سرفراز فرمایا۔کرامۃ الاولیاء حقٌ، ترجمہ :اولیاء کی کرامت حق ہے۔

ڈاکٹر جناب کریم الدین صاحب قادری چشتی کہتے ہیں کہ جناب نظام الدین صاحب مرزائی چشتی مرید حضرت خواجہ قطب الدین چشتی مرزائی عاشق سلطان علی چشتی مرزائی قلندری شاہ علی بنڈہ کی ہوٹل میں منشی تھے۔

حضرت پیر سید قدرت اللہ قادری صاحب قبلہؒ سے گذارش کرتے

تھے پہلی بیوی کا انتقال ہوچکا تھا ان کی عمر ۷۵ سال تھی حضرت قبلہؒ فرمائے تھے تمہاری شادی ہوجائیگی لہذا حضرت قبلہؒ کی دعاؤں کیا اثر سے بعمر اسی (۸۰) سال میں شادی ہو گئی اور ایک بچے کے والد ہونے کے بعد انتقال ہوا، نظام الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کسی مقام پر کمر میں حضرتجلوہ افروز تھے قدم بوسی کیلئے نظام الدین صاحب وہاں پہونچے اور قدم بوسی کر کہ وہاں بیٹھے رہے کچھ دیر کے بعد ایک عورت آئی اور کہنے لگی سر کار سالہ لڑ کا گذشتہ دس (۱۰) سال سے غائب ہے کسی نیآپ کا پتہ بتایا ہے تو آپ کی خدمت میں آئی ہوں حضرت قبلہؒ بہت تاخیر کے بعد وجد کے عالم میں دیوار سے بچے پکڑ کر عورت کے حوالہ کر دیااور تاکید کی جتنے لوگ بیٹھے ہیں وہ کسی سے اس واقعہ کا ذکر نہ کریں۔

اوتاد زمانی حضرت پیر سید شاہ قدرت اللہ قادری حسنی و حسینی اسم بامسمی تھے۔

اس واقعہ کا اظہار ڈاکٹر جناب کریم الدین صاحب قادری چشتی عاشقی محمودی نے ۹/۲۵/ ۲۰۱۲ء ۸/ ذیقعدہ ۱۴۳۳ھ بروز منگل ڈاکٹر صاحب اپنے گھر پر اشفاق حسین کو لکھا دیا تھا۔

تقریب خلافت وجانشینی:

حضرت سیدنا غوث اعظم دستگیر کی اس ارشاد کی زندہ نظیر حضرت پیر

سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہؒ تھے جو کہ حضرت سیدنا غوث الاعظم دستگیرؒ نے ارشاد فرمایا میرا جانشین وہی ہوگا جو روشن ضمیر ہوگا، جو بلاشبہ دورحاضر کی عظیم صوفی و بزرگ ہستی تھے، آپ کے بے شمار کرامات لاتعداد انسانوں کی زبانوں پر ہیں، حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہؒ نے اپنے حقیقی بھانجہ وچچیرے بھتیجے حضرت سید دستگیر علی شاہ قادری خلف حضرت سید امیر علی شاہ قادری کو ۲۶؍ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ روز پنجشنبہ بعد نماز مغرب خلافت سے سرفراز فرمایا اور رسم جانشینی بھی انجام دی گئی اس خوش گوار موقع پر حضرت علامہ سید شاہ عبدالباقی شطاریؒ حضرت سید شاہ سعدالدین محمد قادریؒ صاحب، سجادہ نشین درگاہ سید شاہ میراں حسینی قادری بغدادی لنگر حوض، حضرت شاہ حسینی میاں صاحب نقشبندیسجادہ نشین درگاہ حضرت سید شاہ سعداللہ شاہ نقشبندی، حضرت سید حبیب اللہ شاہ قادری الحاج مولانا حاجی محمد منیرالدین صاحب خطیب مکہ مسجد حضرت مولانا قاضی محمد عطاء اللہ صاحب نقشبندی قادری، مولوی سید جنید اللہ شاہ قادری سجادہ نشین درگاہ حضرت حافظ سید عبداللہ شاہ ولی قادری، حضرت مولانا سید پیر شاہ محی الدین قادری المعروف مرشد پاشاہ صاحب مولانا سید حیدر الدین حسینی صاحب چشتی سجاد نشین درگا حضرت سید شاہ راجو محمد محمد الحسینی قبلہؒ کے علاوہ دیگر ممتاز مشائخین عظام علماء کرام کی کثیر تعداد بھی موجود تھی آج بھی حضرت کے جانشین سے لوگ فیض حاصل کررہے ہیں۔

حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قبلہ نے بہ عمر (۸۰) سال دواخانہ عثمانیہ

حیدر آباد میں بتاریخ ۲۴/ ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ م ۲۰/ دسمبر ۱۹۷۳ء بروز پنجشنبہ بوقت ساڑے آٹھ بجے صبح حوائج ضروریہ سے فراغت فرما کر بستر پر تشریف فرما ہوئے اور دودھ نوش فرمایا بعد ازاں کلمہ شریف کا ورد فرماتے ہوئے بستر پر لیٹ گئے اور خدا حافظ فرماتے ہوئے داعی اجل کو لبیک فرماتے ہوئے واصل بحق ہوئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

نماز جنازہ مسجد چوک میں حضرت علامہ مولانا سید ابوالوفاء قادری افغانیؒ نے پڑھائی جس میں علماء ومشائخین، مریدین ومعتقدین کی کثیر تعداد نے شرکت کی حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہؒ کی تدفین احاطہ درگاہ حضرت قطب الاقطاب سید شاہ راجو محمد محمد الحسینی صاحب قبلہ فتح دروازہ مصری گنج حیدر آباد عمل میں آئی، جو زیارت گاہ خاص وعام ہے زائرین بلامذہب وملت حاضر آستانہ ہو کر فیضیاب ہو رہے ہیں۔

آستانہ عالیہ حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہؒ الحسنی والحسینی قدس سرہ العزیز کے موجودہ جانشین وسجادہ نشین حضرت پیر سید دستگیر علی شاہ قادری حسنی الحسینی مدظلہ العالی ہیں)

منتخب جانشین وسجادہ نشین سید شاہ میراں حسینی قادری طوالعمرہٗ ''المعروف سید قدرت پاشاہ قادری ہیں''۔ خلف حضرت سجاد نشین مدظلہ العالی۔
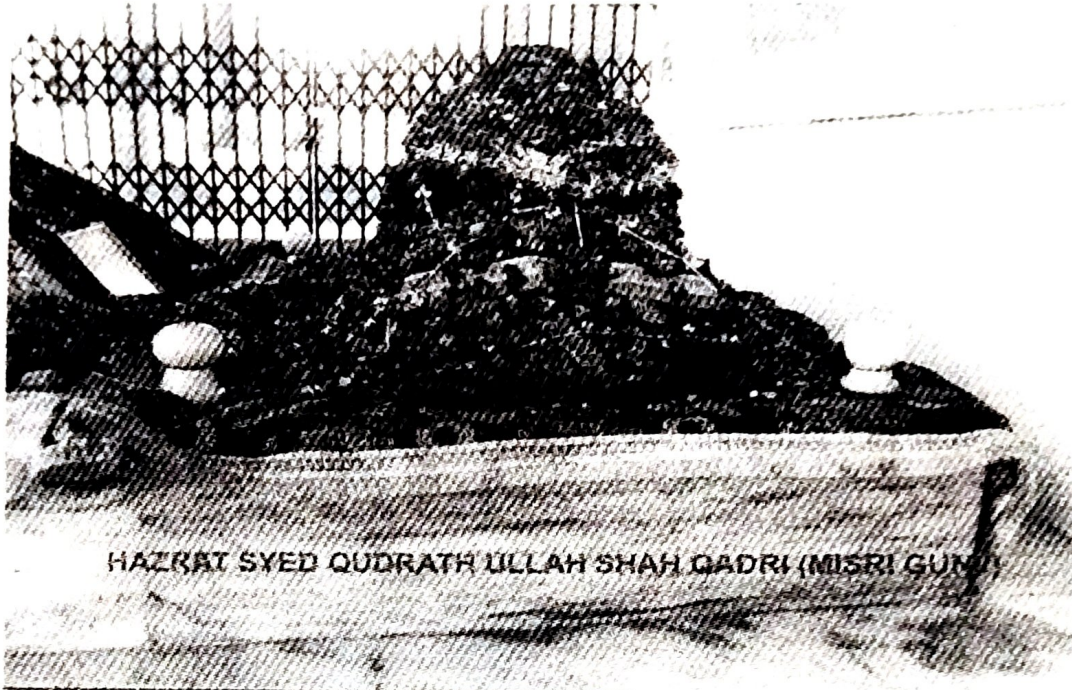
مزار مبارک حضرت سید شاہ قدرت اللہ قادری قدس سرہٗ
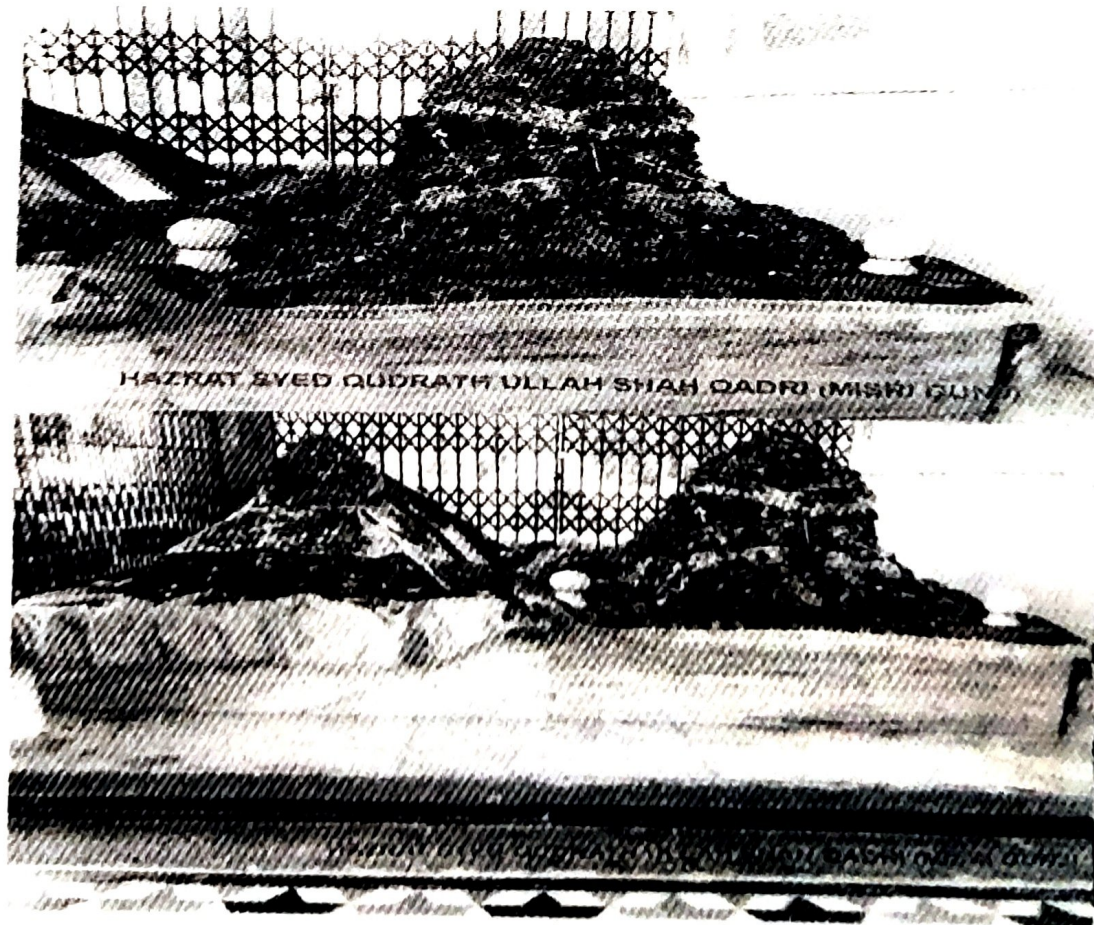
پیر طریقت حضرت سید دستگیر علی شاہ قادری صاحب قبلہ مدظلہ

دیگر تصانیف

فیضان قدرت

خصوصی اشاعت ۲۸/واں عرس شریف

سیرت

حضرت سید شاہ قدرت اللہ قادری قدس سرہٗ

سن اشاعت ذی القعدہ ۱۴۲۱ھ م ۱۹/فبروری ۲۰۰۱

شان قدرت قادری

سن اشاعت رجب ۱۴۲۳ھ م سپٹمبر ۲۰۰۲ء

انوار غوث اعظم

سن اشاعت ۲۴/ذی القعدہ ۱۴۳۳ھ م ۲۰۱۲

فیضان رب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سن اشاعت ۲۴/ذی القعدہ ۱۴۳۳ھ م ۲۰۱۲

نیک خواہشات

الحاج محمد افضل حسین قادری قدرتی (بابو بھائی)

مالک افضلس، مدینہ بلڈنگ / نیو افضلس، دیوان دیوڑھی

امجد ساریز، پٹیل مارکٹ / جنید ٹکسٹائلز، رکاب گنج، حیدرآباد